

37۔ خطرناک جواری

ابن صفی

صفر کی آنکھیں حیرت سے کھیل گئیں کیونکہ وہ فیصدی بائی کی تصویر تھی اور اخبار کے پہلے ہی صفحے پر شائع ہوئی تھی۔ لیکن وہ تو کسی لاش کی تصویر تھی جس کی شناخت نہ ہو سکے تھی کی بنا پر خبر کے ساتھ تصویر بھی شائع کی گئی تھی۔ خبر کے متعلق لاش ایک ماٹ کلب میں پائی گئی تھی لیکن ابھی تک مقامی پولیس ملوث مقتول کے نام ہی سے واقف ہو سکی تھی اور نہ اسے قاتل ہی کا سراغ مل سکا تھا۔

صفر نے اخبار میز پر ڈال دیا اور سوچنے لگا۔۔۔ کیا اسے عمران نے قتل کیا ہوگا؟

پورٹ سعید میں یہ اس کا چوتھا دن تھا اور یہ چار دن کچھ اس انداز میں بسر ہوئے تھے کہ وہ خود کو "الف لیل" کا کوئی کردار سمجھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

پہلے دن وہ ہز کوں پر آوارہ پھرتے رہے تھے اور پورٹ سعید میں پہلی رات بسر کرنے کے لیے انہیں ایسے کوٹے کھدے تلاش کرنے پڑے تھے جہاں پولیس کی نظر ان پر نہ پڑ سکتی۔ مگر جلد ہی حالات میں

حیرت انگیز تبدیلی ہوئی تھی۔ صندر کا خیال تھا کہ یہاں بھی بساوات کا انحصار محنت مزدوری ہی پر ہو گا۔ لیکن عمران نے دوسرے ہی دن ان کی جینس پہ کر دیں۔ یہ جینس کی کرنسی تھی۔

انہوں نے اپنے لیے مناسب ملبوسات خریدے اور عمران کی ہدایت کے مطابق مختلف بوتلوں میں بھیل گئے۔ جوزف کے علاوہ سب ہی نے کوشش کی تھی کہ عمران انہیں اس ذریعے سے آگاہ کروے، جو ان کی مشکلیں آسان کرنے کا باعث بنا تھا لیکن عمران نے اپنی زبان بند ہی رکھی تھی۔

بہر حال اب پوزیشن یہ تھی کہ صندر عمران کے علاوہ دوسرے کی جائے قیام سے واقف تھا لیکن وہ اپنے دوسرے ساتھیوں سے مل نہیں سکتا تھا۔ اس کے بارے میں عمران کی خاص ہدایت تھی کہ وہ ایک دوسرے سے اس وقت تک نہ ملیں جب تک کہ خود عمران اس کے لیے نہ کہے۔

آج تیسرا دن تھا لیکن اس دوران میں وہ ایک بار بھی نہیں مل سکے تھے اور عمران کے بارے میں تو کوئی جانتا ہی نہیں تھا کہ وہ کہاں ہو گا۔

دون اردو پر خوش آمدید

صندر نے ایک بار پھر بالی کی تصویر پر نظر ڈالی۔ اسے وہ دن یاد آئے جو آئینہ پر گز رہے تھے۔ بالی کتنا خائف نظر آتا تھا اور عمران کو تو ایسی نظروں سے دیکھتا تھا جیسے وہ اس کے لیے ملک الموت ہی رہا ہو وہ ہر وقت اس کے سر پر مسلط رہتا تھا ایک پل کے لیے بھی الگ نہیں ہونے دیتا تھا اور یہ جسم کی تو بدستور قائم تھی کہ اگر اس نے آئینہ کے مقابلے سے کوئی غیر ذمہ دار نہ گھٹکی تو عمران اسے بدلتی کوئی مار دے گا خواہ ان کا اپنا حشر کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔۔ تو۔۔۔ کیا عمران ہی نے اسے کوئی مار دی ہو گی۔۔۔؟ مگر کیوں؟ وہ صندر کی سمجھ میں نہ آ سکی۔

"اوہ"۔۔۔ دیکھتا اسے بونا کے ساتھیوں کا خیال آیا تھا۔ ظاہر ہے کہ بالی نے بونا سے تھاری کی تھی۔ ان لوگوں کی رہائی کا باعث بنا تھا لیکن اسے بونا ہی کے کسی ایجنٹ نے قتل کیا تھا تو پھر انہیں خود کو بھی محفوظ نہ سمجھنا چاہئے۔

بہر حال کچھ بھی ہو صندر کو بالی کے اس انجام پر نہ جانے کیوں غصہ ہوا تھا۔ اس نے اخبار کو تہہ کر کے کوٹ کی جیب میں رکھا اور ڈانگ ہال سے اٹھ جانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ پشت پر کسی نے اسے مخاطب کیا۔

وہ بیٹھ ہی بیٹھ مزا پھر کھڑا ہو گیا کیونکہ مخاطب کرنے والی ایک لڑکی تھی۔ یہ سہیل کی باشندہ معلوم ہوتی تھی لیکن لباس مغربی طرز کا تھا اور یہ کوئی متحیر کن بات بھی نہ تھی کیونکہ یہاں ابھی تک اسے ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملا تھا جس کے جسم پر کسی دوسرے قسم کا لباس نظر آتا۔

"بیٹھے بیٹھے"۔ وہ بے تکلفی سے ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ "آپ یقیناً کوئی سیاح ہیں؟"

"جی ہاں"۔ صفدر نے متحیر انداز میں اسے گھورتے ہوئے کہا۔ اچانک اسے ہونا کے ایجنٹوں کا خیال آ گیا تھا۔

"مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے، جو تفریحی سفر تقبلاً اختیار کرتے ہیں۔"

صفدر صرف مسکرا کر رہ گیا۔ لڑکی اسے ٹوٹنے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"آپ کہاں سے آئے ہیں؟" لڑکی نے پوچھا۔ اس بار صفدر نے اس کے کپڑے میں ہلکا سا تھام بھی محسوس کیا۔ اور یہ چیز اسے شدت سے کھل گئی کیونکہ وہ فلٹ قسم کی لڑکیوں کو مذہکا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دے کر سگریٹ نکالا اور ایک سگریٹ منتخب کر کے اس کا سر سگریٹ کیس پر

ٹھونکتا ہوا دوسری طرف متوجہ ہو گیا۔ **وایکنیوز پروڈکشن**

"آپ کیس سے بھی آئے ہوں، بہر اخلاق بھی ہیں"۔ لڑکی براہِ مہذبہ بنا کر بولی۔

صفدر پھر اس کی طرف دیکھنے لگا ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ سگریٹ کیس اس کے منہ پر کھینچ مارے گا۔ لیکن پھر اس کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ نظر آئی اور اس نے کہا۔

"وقت گزارنے کے لیے مجھے کسی ساتھی کی ضرورت کبھی محسوس نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتا پھروں۔"

ٹھیک اسی وقت ایک دوسری عورت ان کی طرف چھٹی۔ صفدر اندازہ نہ کر سکا کہ وہ کس جانب سے آئی تھی۔ ڈانک ہال میں کافی بھیر تھی۔

یعنی آنے والی پہلی لڑکی سے بھی زیادہ بے تکلف ثابت ہوئی اس نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے صفدر سے کہا۔ "اوہ ڈیر مجھے دیر ہو گئی۔ میں دراصل اپنے چچا کی تلاش میں تھی وہ نہیں ملے۔۔۔۔۔ اور آپ کی

وہ خاموش ہو کر پہلی لڑکی کی طرف دیکھنے لگی۔

صفدر کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کرے۔ یہ لڑکی تو اس سے بھی زیادہ تیز ثابت ہوئی تھی۔ پرانی جان پہچان نکال بیٹھی۔ جیسے وہ سچ کچ اس کے چچائی کے متعلق کوئی خیر سننے کے لیے یہاں بیٹھا جھک مانا رہا ہو۔

"میری تعریف"۔ پہلی لڑکی نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "میں آئینہ ٹیمپلیکھن کے جھکے سے تعلق رکھتی ہوں۔ کیا آپ لوگ باہر سے آئے ہیں؟"

"جی ہاں"۔ دوسری لڑکی بول پڑی۔ "ہم لوگ یوگوسلاویہ سے آئے ہیں۔"

پھر صفدر کی طرف دیکھ کر ہنستی ہوئی بولی۔ "میں بالکل مناسب وقت پر پہنچی ورنہ تم ابھی زحمت میں پڑ جاتے کیونکہ تمہارا سپورٹ تو میرے ایک ہی میں رہ گیا تھا۔"

صفدر نے سختی سے ہونٹ کھینچ کر ایک طویل سانس لی۔ کیا وہ کسی مگر ہی سادش کا فلاں ہونے والا ہے۔ اس نے سوچا۔ اور پھر دوسری لڑکی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جو اپنا پہلی ایک کھول رہی تھی۔

اس نے وہ پاپ سپورٹ نکالے اور پہلی لڑکی کے کانٹے والے دینے پھر صفدر کے بولی۔ "آج کا دن بڑا اچھا دینے والا تھا۔"

اس کی آواز سے خشکن ہی ظاہر ہو رہی تھی۔ پہلی لڑکی تموزی دیر تک ان کے پاپ سپورٹ دیکھتی رہی پھر ہنستی ہوئی مسکرا کر بولی۔ "میں نے غلط تو نہیں کہا تھا کہ اس موسم میں جہاز سفر کرنے والے قتل ہی سے محروم سمجھے جاسکتے ہیں۔"

وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

"پھنس گئے تھے نا ابھی؟"۔ دوسری لڑکی مسکرائی۔ پھر ایک ایک چوبک کر بولی۔ "تم نے اس سے یہ تو بتایا نہیں تھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟"

"نہیں۔۔۔۔۔ مگر تم کون ہو؟"

وہ اس کا سوال نظر انداز کر کے بولی۔ "تو پھر میں ٹھیک ہی وقت پر پہنچی تھی۔ اب اپنا پاپ سپورٹ اپنے ہی پاس

رکھو۔ تاکہ میں اطمینان سے اپنے بچہ کو جوش کر سکوں۔"

وہ باتیں آنکھ دبا کر مسکرائی۔ صفدر نے اپنا پاسپورٹ اٹھالیا۔ یہ ہر طرح سے مکمل تھا۔ یعنی اس کی دانست میں اس پر جعلی ہونے کا شبہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔

"میری تصویر کہاں سے ملی؟" صفدر نے اسے کھورتے ہوئے کہا۔

"تم شاید کسی وہم میں مبتلا ہو گئے ہو۔" وہ بار بار وہی ایک کھولتی ہوئی بولی اور ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر صفدر کے سامنے ڈال دیا۔

"اوہ۔۔۔" صفدر نے تقریباً انداز میں ہونٹ سکڑے۔ کارڈ کو کھولنا رہا پھر اسے ہاتھ میں اٹھالیا۔

اس پر جلی حروف میں "ایکس ٹو" چمپا ہوا تھا۔ صفدر نے ایک بار پھر لڑکی کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔ لیکن اس کے اس شبہ کے مزید تقویت نہ ہو سکی کہ وہ جولیا مائٹز وائز ہے۔ وہ لاکھوں ایکپس میں ہوتی۔ آنکھوں سے ضرور پہچان لی جاتی۔ لیکن وہ جولیا مائٹز وائز کی آنکھیں تو ہرگز نہیں ہو سکتی تھیں۔ پھر وہ کون تھی؟ اور ایکس ٹو کا حوالہ کیا معنی رکھتا تھا۔

www.oneyurdu.com

"اگر کبھی کسی قسم کی دشواری پیش آئے تو اس کارڈ کی پشت پر لکھے ہوئے نمبر پر رنگ کر لینا۔" لڑکی نے کہا اور وہ بھی اٹھ گئی۔

صفدر اسے جاتے دیکھتا رہا۔ پاسپورٹ اور ایکس ٹو کا کارڈ اب بھی میز پر ہی پڑے ہوئے تھے۔ یہ امکانات میں سے نہیں تھا کہ ایکس ٹو کے ایجنٹ یہاں بھی موجود ہوتے۔ لیکن یہ کیا ضروری تھا کہ یہ رحمت کافر شہ لٹھیک اسی وقت مائل ہوتا جب اس پر کوئی آفت آنے والی تھی۔ اگر پاسپورٹ ضروری تھا تو کسی چیکنگ کرنے والے کی آمد سے پہلے ہی اس تک پہنچایا جاسکتا تھا۔

ابھی کچھ دن پہلے وہ لاتو شے میں غیر معمولی حالات کے شکار رہ چکے تھے۔ اس لیے صفدر کا شلوک و شبہات میں مبتلا ہو جانا غیر فطری بھی نہیں تھا۔

اس موقع پر اس نے شدت سے محسوس کیا کہ وہ عمران کے مشورے کا محتاج ہے۔ لیکن اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ عمران کہاں ہو گا۔

اس نے پا سپورٹ اور ایکس ٹو کا کارڈ اٹھا کر جیب میں ڈال لئے۔ لیکن اس کی الجھن بڑھتی ہی رہی۔ دیکھتا ایک ویٹر نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔ "آپ کے کمرے کا نمبر ستر ہے یا جناب؟"

"ہاں۔ آہ۔" صفدر اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"آپ کی کال ہے جناب۔" ویٹر بولا۔

"اوہ۔ شکریہ۔"

وہ اٹھ کر کامنٹ پر آیا۔ کال عمران ہی کی تھی۔ وہ اس سے کہہ رہا تھا۔ "اوہ ڈیئر رات کتنی سہانی ہے۔ کیوں نہ تم آزادی کی یادگار کے قریب مجھے ملو اور ہم ساتھ ہی کہیں کھانا کھائیں۔"

ضرور۔۔۔ ضرور۔" صفدر ہلک کر بولا۔

"بس تو پھر آ جاؤ۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

گنگو انگریزی میں ہوتی تھی۔ اور صفدر اس کی پہلے بھی جانتا تھا۔ وہ فون پر کوئی ایسی زبان زیادہ استعمال نہیں کر سکتے تھے، جو مقامی آپرٹرز کے لیے قابل فہم ہوتی ہو۔ وہ خود کسی جھپٹکشی میں پڑ جاتے کیونکہ ان دنوں وہاں تخریب پسندوں کے خلاف بڑی شدید مہم چارٹی تھی۔

پروڈکشن

صفدر اپنے کمرے میں آیا۔ کچھ دیر تک سوچتا رہا کہ وہ اس کال پر باہر جائے یا نہ جائے۔ الا تو شے کے تجربات نے اسے بہت زیادہ وہی بنا دیا تھا۔ مگر وہ آواز تو سو فیصدی عمران ہی کی تھی۔ وہی مسئلہ اڑانے کے سے انداز والا لہجہ۔ وہی زندگی سے بھرپور آواز۔

تھوڑے غور و فکر کے بعد وہ ہونٹ سے باہر آیا۔ ایک ٹیکسی لی اور آزادی کی یادگار کی طرف چل پڑا۔

عمران اس کا منتظر تھا لیکن جہاں نہیں۔ اس کے ساتھ اویس عمر کا ایک مقامی آدمی بھی نظر آیا۔ صفدر نے بہت دنوں بعد اسے آدمیت کے جامے میں دیکھا تھا۔ یعنی اس کا لباس خوش سلتقی ہی کی حد وہ میں نظر آ رہا تھا۔ مگر چہرے پر حماقت کے آثار کیوں نہ ہوتے۔ یہ آثار اس وقت تو اور زیادہ گہرے نظر آتے جب عمران خود کو ایک نہایت شریف اور سلیم الطبع آدمی پوز کرنے کی کوشش کرتا۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو۔" عمران صفدر کو دیکھ کر دوپٹا قدم آگے بڑھا آیا۔ "اوہ۔۔۔۔۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ تم اس

صفدر یہ بھی محسوس کر رہا تھا کہ عمران اس سے بھی متوقع ہے کہ ہے وہ اس موضوع پر زبان ہلانے میں کاہلی نہیں برتنے گا۔ لہذا اس نے یونہی رد اداری میں کہا۔ "جب یہ بڑک جانتے ہیں تو خود ہی کیوں نہیں بڑائی کرتے ایک کی بجائے چاروں ہی ان کے ہوں گے؟"

"ہشت" عمران آہستہ سے بولا۔ "میرے گھر سے ہو، ایسی تدبیر نہ بنا جس سے ہم ٹھکانے میں رہیں۔" یہ بات اتنی آہستگی سے بھی نہیں کہی گئی تھی کہ بوڑھا اسے نہ سن پایا، وہ ہنسنے لگا اور پھر بولا۔ "آپ نہیں جانتے، میں خود وہاں قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔ اگر مالک کی نظر مجھ پر پڑ گئی تو ہٹوا کر باہر پھینک دے گا، جی ہاں۔"

"کیوں؟" صفدر نے پوچھا۔

"میں وہاں ملازم رہ چکا ہوں، ان تدبیروں سے واقف ہوں جن کے ذریعہ جیسے خالی کرائی جاتی ہیں۔" ارے بھئی تو تدبیر قاتلہ؟" عمران نے بے صبری غماہری کی۔

"مگر اسی شرط کے ساتھ کہ جتنی ہوئی رقم کی چھٹائی میری ہوگی۔"

"بالکل منظور ہے" عمران نے کاٹتی ہوئی آواز میں کہا۔ "تو کچھ تو بڑے آدمیوں؟"

"نہیں بس آپ کی زبان ہی کافی ہے موسیو، اچھا آپ لوگ یہیں ٹھہریے میں کارڈ کا انتظام کرتا ہوں۔" کیسا کارڈ؟" صفدر نے پوچھا۔

"ڈاکٹلے کا کارڈ جناب، ہر ایک کا داخلہ ممکن نہیں ہے۔ صرف یہاں کے محرمین ہی اندر جاسکتے ہیں۔ کارڈ ایڈجسٹ کرنے والا میرا دوست ہے۔ آپ سے ملی ہوئی رقم میں اس کا بھی حصہ ہوگا۔"

"جلدی کرو یا ر" عمران بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا اور بوڑھا سر کسپا کر کے دوسری طرف چلا گیا۔ "اس کا کیا مطلب ہے؟" صفدر عمران کی طرف مزے پھر جلدی سے بولا۔ "یہیں ٹھہریے؟"

"اب مجھے مطلب پوچھنا پڑے گا۔ یعنی کہ۔۔۔۔۔"

صفدر نے اسے آگے نہ بڑھتے دیا۔ اس نے پاسپورٹ کی کہانی چھینر دی تھی۔ عمران خاموشی سے ستار ہا، پھر بولا۔ "یہاں ایکسٹو بیس نہیں ہے۔ حقیقتاً تم پریشانی میں مبتلا ہو جاتے اگر پاسپورٹ وقت پر نہ پہنچتا۔"

"میں تو ہرگز نہ جاؤں گا۔" صفدر جھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔

"خدا تمہارے حال پر رحم کرے۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر مغموم لہجے میں کہا۔

اتنے میں بوڑھا قریب پہنچ گیا اور وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

"ایک بات اور مسٹر۔" بوڑھا آگلی اٹھا کر بولا۔ "ہندسوں کے دائرے ہی والا کھیل کھیلنے کا ورثہ میں ذمہ داری نہ لے سکوں گا۔"

"جو تم کہو گے وہی ہو گا۔" عمران نے سعادتمندانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا تو تمہیں سب سے پہلے دو طرح کے ہندسوں گے۔ سیاہ اور سرخ۔ سرخ نمبر ہی جیت کے ہوتے ہیں۔ یعنی نمبر کی دو گنی رقم، اور دقتی رقم آپ نے داہر لگائی ہے اس دو گنی رقم سے اسے ضرب دیا جائے گا۔ مثلاً نے آپ دس شانگ لگا کر سوئی گھمائی اور وہ سرخ رنگ کے نمبر چار پر رکی تو چار کے آٹھ نہیں گے اور آٹھ کو دس سے ضرب دینے پر بنے 80 شانگ۔"

ابو یوسف احمدی

"دس کے 80 شانگ؟" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا۔ وہ پہلے دلا ہے کا یہ قوف نظر آ رہا تھا۔ بوڑھے نے کھٹکوں سے صفدر کی طرف دیکھا۔ غالباً اسے حدیث تھا کہ کتب و دوا سے فطرت بننے کی دعوت نہ دے بیٹھے۔

"ارے یا تو اب ڈک بھی بنا دھڑی سے۔" عمران ہاتھ ملاتا ہوا بولا۔

"سنئے آپ کو یہ ڈک اس طرح استعمال کرنی ہوگی کہ وہاں کسی کو شبہ نہ ہو سکے۔"

عمران نے صفدر کو خاموشی رہنے کا اشارہ کیا۔ ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ بوڑھے کی گردن دبوچ کر زمین سے اٹھالے۔

"کہہ بھی چکویا۔" عمران بڑبڑایا۔

"جس نمبر پر سوئی رکی ہوئی نظر آئے۔" بوڑھے نے آہستہ سے کہا۔ "اس سے ایک نمبر پیچھے ہٹا کر اسے

نچاؤ، سوئی کسی سرخ ہی ہند سے پررکے گی۔"

"اور اگر انہوں نے پیچھے نہ ہٹانے دیا تو؟" صفدر آنکھیں نکال کر بولا۔

جورف تک نہیں چہرہ زرخیز نہیں، کچھ راقا میں اس میں سے ہی نے اس کی طرف سے ہیں ہی۔ نگہ نہ
 نہ دیکھا تک میں۔ الٹے نمبر سے۔ مضمون نگاروں سے دیکھ رہی تھی۔

جورف نے سوچا کہ کون سے وہ بندہ نہیں پلا آیا۔ ٹھیکہ اسے یاد آیا کہ اس نے ہم ہی دربار سے تھوڑی
 کر لی تھی اور وہاں ہی نے سے یہ ملازم کے ساتھ اس سال میں جہاں تھا۔

یہ مصیبت بھی عمر اس ہی کی ہوئی تھی۔ اس نے پچھتے اس سے ایک پتہ دیا تھا اور بتایا تھا کہ تھوڑی دیر کے
 مالک کو ایک ہوائی کارڈان سے ملے گا۔ یہ ملازم تھوڑے عرصے میں اس کی طرف سے۔ جورف نے اسے
 مدد دی، اسے دیکھ کر اس نے کہہ دیا کہ وہ اس کے ساتھ رہے گا۔ اور اس کی جی ملازمت میں نہ رہے گا۔ اس پر عمر اس سے
 سے سمجھا دیا کہ وہ اس میں اس کے حکامات ٹاپا بند ہے اس لیے سے یہ ملازمت اس کی خاطر اختیار
 کرنی پڑے گی۔

دعا جورف سمجھتی، اس سے بڑا تھا۔ اپنا اس میں یہ نہ ہو کہ دیکھا گیا۔

"ملازمت مل جائے تو تم پریشانی نہ کرلو گے۔"

"مل جائے سے پہلے مل جائے کے حد۔"

"جے جے تو بہت دیر سے یہ نہ چاہے گا۔" عمر اس نے کہا۔ "ماں نے نہیں تو تیرے پاس ہیں۔"

اسی وقت میں ہی۔ عمر اس نے چاہے گا۔ یہ اس نے تجھے اپنی ملازمت سے کہہ دیا ہے۔"

تب یہ بات جورف کی سمجھ میں آئی کہ عمر اس سے اپنی ملازمت سے کہہ دیا ہے۔ اس سے کوئی اہم کام
 بیٹھا چاہتا ہے۔

میں اس وقت اس فقیہ شاعر سے تھے اس وقت مال میں آج اس میں پڑی مای کی تھی اور وہ پنے گا
 کہ اس کو بھی پاگل تو نہیں ہو گیا۔ ممکن ہے کہ اس نے جہاں گیا ہو کہ پاگل ہو جانے کا اس میں ہی نہ ہو
 ہو۔ لہذا ملازمت کے ہمارے عمر اس نے اسے ہی پاگل خانے میں جھونک مارا ہے۔

وہ ہم بخیر رہے۔ اب اس آدمی نے اس کو اس کی طرف سے دیکھا جو عمری سے چہرہ راقا۔ وہ اب
 بھی رہے چہرہ راقا میں وہ چہرہ راقا ہی ہے۔

"ٹھیک ہے۔" وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "خدا تمھو پر رحم کرے۔"

جورف ٹاس ورجسٹ کہہ رہا۔ وہ نے والے نے بری کو اپنی طرف پھینچتے ہوئے کہا۔ "اب یہاں صرف ایک سی آئی کی تبدیلی ہے، جو جیسے کہ وہاں پائے۔"

"مجھ سے مت بولو۔" جوزف سرخ سرخ آنکھیں نکال رہا۔

"جی وچھی آواز میں۔" وہ۔ "یہ اصل بہت سہو ہے۔" وہ نے والے نے ہر بری کی روں سے ہٹ کر پسے سے بھی رہا، اور وہ شور کے ماترہ نے لگا۔

پھر "رٹ سے جورف کو پٹ لے گا۔" نے کے لیے رور سے سن، جہاں مر رہا۔ "وہ یہ ہے کہ یہ
"میں تمہیں بھی سناؤں گی، یہاں تک کہ تمہیں ہوش ہوگا۔"

ایک ایک مائٹس کی سناؤں گی، یہاں تک کہ وہ "رٹ" کا ایک کپڑا
جھکا دیتا ہو۔ "گرم نے یہی سناؤں گی، یہاں تک کہ تمہیں ہوش ہوگا۔" وہ
"جیسے۔"

"رٹ سے ہی سناؤں گی، یہاں تک کہ تمہیں ہوش ہوگا۔"

جورف اور سب میں ٹیلیس سے سناؤں گی، یہاں تک کہ وہ "رٹ" کا ایک کپڑا
فل پٹا تھا، "رٹ سے ہی سناؤں گی، یہاں تک کہ تمہیں ہوش ہوگا۔"

یہ وہی جھوٹ خانے میں آ پھنسا ہے؟ لاقو شے کے تجربات آج بھی اس کے وہن میں مار رہے تھے۔

وہ تیزی سے دروازے کی طرف بھاگتا تھا، یہاں تک کہ وہ "رٹ" کا ایک کپڑا
وہ رک کر۔ "یہاں تک کہ تمہیں ہوش ہوگا۔"

جورف کی ٹیکس جھپٹ گئیں۔ یہاں تک کہ وہ "رٹ" کا ایک کپڑا
ہو۔

کچھ بھی ہو، یہاں تک کہ وہ "رٹ" کا ایک کپڑا
مسنات سے ٹھیکہ ہاتھ رکھ رہا۔ عورت یا جی چاہی نے سب عورت کی شکل اختیار کر لی تھی۔

"ہوئی فام"۔ جو عرف آہستہ سے بدایا اس فی کجی میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ پورے دینی بڑی سے پت کر
 دہائیں مارنے پر کیوں مجبور ہے اور وہ مونا آدمی اپنی شرافت چند یا پقصیریں کیوں رہا ہے اور یہ سب
 اس عورت سے تھے خائف ہیں۔ آج اس فی طارعت کی قسم فی ہوتی ہے کہ لوگ یہی ما میں
 حلت رہے ہیں۔

"مجھے یہ سنا ہے گا،"۔ جو عرف نے ہوا میں پر دیا کچھ کر پوچھا۔
 "صرف بوڈائی کارا کئے"۔ اس نے ہم سینہ پر یں کے۔

"جو عرف بھر سوتی میں پو یہ وہا تھا کہ ان نے اسے یہاں فی متعدد ہی کے تحت میں ہو گا۔ ابد
 سے ہر حال میں ہی کرنا ہے۔ کار جو ان چاہ گا۔ اسے یہ طارعت دینی ہی پر ہے۔
 "ٹھیک ہے،"۔ اس نے۔۔۔ میں یہ فی جی یہ شرف ہے۔" جو عرف نے پھر ہوا میں پر دیا کچھ کر پوچھا۔
 "وہ۔۔۔ تم بھی وہی شرف رہتے ہو۔" تاہ۔

"میں سے پہلے میں رہا کہ یہ فی تلخیں فی جا میں اور۔۔۔ میں مجھے پنا ملتا ہے کہ پینے پر، نے فی قسم فی
 پاس فی۔۔۔ وقت پتار تاہو۔"

"میں اس وقت شاید فی ہی پہ۔"۔ عورت نے مسکرا کر، نے کے سے ہر۔ میں اب۔
 "میں ہوا میں، بول میں یہ دیب میں ہوا ہے۔"

"ہر وقت پیتے رہے، بوڈائی کارا کئے"۔ اس نے انجام اس کے کا۔
 "اگر کسی شے میں مجھ سے کوئی غلطی۔۔۔ رہا وہ شوق سے یہ فی لہال تاہ۔"۔

"فی وقت یہ فی ماں میں، ان میں۔"۔ اور وہ اس کے سے ہی رہ گیا۔ یہ یہ قدر ہر ہوں، و رحمت
 مر۔۔۔ دینی تاہ میں وضع قطع سے شائستگی میں خاص ہوتی تھی۔

عورت نے اس سے بھی پوچھا کہ وہ کس ہے۔ اور جو عرف نے اس فی ہنگو سے ہر رہا کہ وہ بھی فی فی
 طرح کو فی میدہ رہی ہے نہ کہ عورت نے اس سے جی ان قسم نے سالات ہے تھے۔

کچھ دیر بعد نے اس گھنٹی کا میں اہر رہا کہ ان کو طلب یا ہر دلی۔ "اب فی کہ ہر مست نے دینا سخت قسم
 ہو چکا ہے۔"

عرب معلوم ہو تے ہو تو بہاری رُوس میں خالص حوں بے شائبہ۔۔۔۔۔ مان۔۔۔۔۔ شہم شہم " جو فاس کے سر رہے پر پتھر رہا یا۔۔۔۔۔ قابلِ غلامت کے ٹیبلے کے لیے قاتلانہ ایک ہاؤس بڑھانے کا مقصد یہ تھا کہ "خلف حلا حلا" کے لئے لاکھا لاکھ لاکھ لاکھ کے سر پر یہ وہ قف نہیں معلوم ہوتا تھا بلکہ حلا حلا رہا۔ اس کی حد کوئی حد نہ تھی تو آتی پٹن کے حد پہنچے وہاں پر کڑا نہ رہا۔ یہاں معلوم ہو رہا تھا جیسے "جنت پر موت کھڑی" ایک شہر کا۔ عورت بھی مس پر ہی ہو گئی وہ۔۔۔۔۔ آئی لہجہ سے یا "لائے تھی۔

.....

آہ، دنا کے دنا رکیں ہی میں صفر کا نام تک رہا تھا۔ اس کے خلاف ہم ان دنوں یہ پٹے کے چم سے شہر پر نظر رہا تھا۔ وہ لہجہ میں لہجہ کے میں رہا تھا۔ "یہ اپنی ہمدردی سے پٹن کا وہ شہر" رہا کہ کے پٹن میں ہی ملی، مصداق میں قصہ رہی تھی۔ صفر نے قصہ "ماہر" کا "عمر اس پٹن میں چھپا رہا۔" "یا تمہیں آتے تھے" رہی، دل یا "یہ"۔ "اسی مجھے جانے ہی تھا۔"

"کیا تمہیں جانتا تھا کہ وہ پٹن ہے؟"

صفر کچھ نہ بولا۔ "عمر اس پٹن میں رہا تھا۔" وہ تھیں یہی سی سی سی نظر رہی تھیں۔ یہی جہد مختلف قسم کے جوئے ہو رہے تھے۔ کھلا دیں میں عورتوں کی تعداد بڑھ گئی۔ کچھ لوگ یہ بھی دیکھ رہے تھے کہ کئی مشعلیں تھا البتہ کہ اس کی بولیں اس کی پیروں پر نہ ہو تھیں۔ "میسو" عمر ان صفر کی آنکھوں میں، "جنت پر موت کھڑی۔"

یہاں کوئی بھی سی سی سی نہ تھا۔ معلوم نہیں ہوتا تھا سب اپنی ہی زمین میں تھے یہ ماحول میں صفر کا رہنا کا نغمہ "یہاں تک رہا تھا جیسے سی سی سی، "بھول اور" پر "عورت کے بچے آنا" پر "نہے ہوئے ہوں۔" وہ اپنی پیشانی پر رہا تھا "میسو"۔

"یاد ہو گئے"۔ "عمران نے پوچھا۔

"حق"۔ "صفر جھوٹا گیا۔

"آہ۔۔۔ تو یہ تم یہ سمجھتے تھے کہ ہم ماں مستد پانی پینے آئے تھے۔"

ایک ایک مال میں غیر معمولی قسم کا شراہ۔ اس میں قنبے تھیں بے قی حقیقتیں ٹھٹھکیں۔

عمران نے، یہ۔۔۔ پھر چاروں طرف دیکھا اور چہرے میں وہی غمناک نظریں تھیں جو اس غیر معمولی شور کا باعث بنی تھی۔

یہ ایک وکٹائی ہوئی غمناک تھی جو اس میں پھرتی تھی۔ یہاں چاروں طرف اور بھی کچھ رہی تھی یہی نہیں بلکہ ایک، رٹن، عمرانی اس کے پیچھے رہتا جی چھ راتھا۔

"یہ یا قیامت ہے"۔ "صفر۔۔۔ یاد۔

"صفر کی ہے معیاری چیز ہے"۔ "ماں۔۔۔ یاد۔"۔ "یہ دیکھو کولی۔"۔ "ماں قیامت پرندہ معلوم

ہوتا ہے۔"۔ "ماں۔۔۔ یاد۔"۔ "یہ دیکھو کولی۔"۔ "ماں قیامت پرندہ معلوم

محبوبوں میں سے ہے۔"۔ "ماں۔۔۔ یاد۔"۔ "یہ دیکھو کولی۔"۔ "ماں قیامت پرندہ معلوم

"اُپاہ۔۔۔ یاد۔"۔ "ماں۔۔۔ یاد۔"۔ "یہ دیکھو کولی۔"۔ "ماں قیامت پرندہ معلوم

مری قسمت میں یاد ہے۔"۔ "ماں۔۔۔ یاد۔"۔ "یہ دیکھو کولی۔"۔ "ماں قیامت پرندہ معلوم

"شعراؤں کی پیدائش بھی اس آپ کی کا نام ہے۔"۔ "ماں۔۔۔ یاد۔"۔ "یہ دیکھو کولی۔"۔ "ماں قیامت پرندہ معلوم

ایک۔۔۔ یاد۔"۔ "ماں۔۔۔ یاد۔"۔ "یہ دیکھو کولی۔"۔ "ماں قیامت پرندہ معلوم

"یہ بات البتہ غیر مناسب ہے"۔ "عمران نے آہستہ سے ہلکا سا غصہ لکھ دیا تھا۔

"یہ قصہ ہے"۔ "صفر کے بچے ہیں جو تھے۔"۔ "اس سب ماپ جوے مانے میں اس قسم کی لغویات کا یا

"بھئی دنا۔"

وہ دیش بوش آدمی کاش سے بھٹک کر ایک طرف لے جا رہے تھے لیکن سفدر نے نظر مندر دہرے پڑ گئی۔
یقیناً خدا کو پوچھیں ضرور متوجہ ہوں۔ اس نے مدام کی طرف مڑ کر کہا۔ "ہم یہاں آئے تھے۔"
"جو جیسے، اور نہ دیکھیں گے۔"

"رشتہ چھ مونیقی بھیجے گا۔" ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی خاصہ تہوار سے یہو اسی شہر لوگ
پہلے ہی کی طرح پھر پھر مشاطی طرف توجہ دے رہے تھے۔

"اب وہ ایسا ہی کہ ماکہ آدمی ہے تو اس نے اسے چیلنج کرنے کی ہمت کیسے کی تھی؟" سفدر نے کہا۔
"کوئی تارو جو رچی ہوگا" عمر نے جواب دیا۔ "اور اسے ایسا ہی کی مونیقی پر پڑا ہے ہوں۔ یا
جیوں نے پڑی اور اس کے مائیک کا میل بیکار تھا۔ یا انجی خاصہ ہی میں بھیل گئی تھی۔ اس کا مے
کے اور بڑے ہیں۔ یہی ہے۔ کی بے لسانی کی یا مائیک بے لسانی ملک تو ان قوموں کی طرف متوجہ
ہو جاتے ہیں۔"

"ایسا معلوم ہوتا ہے آپ عمر سے ان لوگوں کی نوادہ میں رہے ہوں؟" سفدر نے یہ کہتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں ہم نے یہاں چار دن سے ریوٹ میں اور۔۔۔" عمر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہاں کی بے پرو
ہوں کہ ان لوگوں سے متعارف ہو جائیں گے اب ہاتھ پر مابہ۔"

"وہ۔۔۔۔۔ تو یہی رومانی کے آدمی ہیں؟"

"رومان کے مخالف۔۔۔" عمر نے انہیں گم ہانک پھارتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کئی جلدی یہ بھی معلوم کیا؟"

"ہاں۔۔۔۔۔ میں نے ہولی پر نظر رکھی تھی۔"

"تو پھر ہولی کے قاتل بھی لوگ ہوں گے؟"

"کچھ کہیں جانتا، یہ ہولی اس دن سے ان لیے ملا تھا کہ وہاں سے ہونے والے آدمیوں سے پچھنے۔"

"یہ دونا ناگروہ یہاں بھی موجود ہے؟"

"ہونا" عمران نے حویلی، لکس لی۔ "یہاں ہمارا اس نصیحت روح کو کہتے ہیں جو نی بھی ہے یہ قدر آدمی کے جسم میں حویلی برقی ہے۔ جسکو کے مقامی افسوس نے یہی بتایا ہے کہ یہاں یہ قدر آدمی پر ہونا ہاں یہ کیا ملتا ہے۔"

"تو پھر وہ نہیں ہوگا۔"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا ملتا۔ اس تک اس کے ہونا ایک آدمی جس رقی نہیں ہوگا۔ وہ یہ س کی اور اس کے روپ کی یہاں خاصی شرت ہے۔"

"میں تو سمجھ رہا تھا کہ ہم لکس ملے۔ لکس آدمی یہ ہیں تو آپ نے۔۔۔"

عمر اس پختہ دورہ ہوا۔ "یہ بڑا حکم کچل رہا تھا۔"

"چھانڈو آدمی کو چھانڈو لکس کے نہیں یہاں چھانڈا۔ ہندو نے بکھو یہ بعد پانچ۔"

"یہ بڑے بڑے ہاں یہاں جو ہمارے جسم کے خیر ملے کہ یہاں لکس یہاں چھانڈا۔" وہ وہی لکھا۔

وہاں ہاتھ تے ہیں۔ www.orchard.com

"یہ آپ کی یہاں میں وہ رقم ہو چکا ہے۔"

"یہی" عمر اس نے پہلی سے کہا۔ "میں ماننے کے لیے صرف اسے پا گیا تھا۔ یہ یہ"

مار اسے چار شاہد میں ہم سب کا جس جی تیار رہا تھا۔ شادیانہ ہم اسے چار شاہد میت لینے کے پھر میں پر جا میں۔"

"مگر یہ رقم کی کہاں سے؟" ہم تو بالکل تلاش تھے۔"

"یہ میری صوبائی کھانے کی بڑے چھانڈا پانی پر مر رہا تھا۔ دلہن کے ساتھ وہ وہاں وہاں ہم تلاش کیسے رہتے ہیں۔"

"آپ نے اس سے اسے کیسے تمام کیا تھا۔ یا آپ کو پہلی سے علم تھا کہ وہ یہاں موجود ہیں؟"

"مجھے علم ہوتا تو تمہیں یہاں نہ ہوتا۔" عمران نے جھلومت کا مظاہرہ کیا۔

"پھر تحریر کیسے ہو؟"

رائگر پری میں چٹھا۔ "نہ مریں گے جسم میں کوئی حبیث روح طول رہی ہے۔" میں سے پے کاے جاوہ سے ریڑھوں گا۔"

جورف نے اس فی آہ میں اتنا نکھیں چھاریں بورہ میں آہ۔ اس اسٹیج کی طرف سے ۵ جورف نے ماتھو رکھے تھے وہ انہوں کی طرح کھڑکیں جو پکا راتھا۔ اس کا "یہ جی" کے پیچھے حوالہ رہا۔ یہ معلوم ہو راتھا جیسے بوندہ نے یہ "ہے میں شاید تو تے ار" میں ہی "تے ہمار" سے رہی تھی۔ مونیکا سے جی میں اس کی طرف کیو بیکس جو پکا میں اسٹیج کے اسے گوشے میں تھی اور اس کا گھومتا ہو چاہکے تھم یا تھا۔

عمر اس اسٹیج پہنچا جورف کی طرف سے۔ اب میں ہمارے مجمع میں جانب سے ہر ماتھو کا کمرہ۔ "ایکے" پے کاے کاے کاے کاے۔ یہ تمام میں اس کا مٹل یا سے محو رکھے کہ محو رہی ماتھو تھا ہے۔"

جورف سے بوندہ رہا۔

"کاے" میں سے "ہے" کا "تے" پچا اب ہارنی پونی ملی۔ میں جورف نے پنی بوندہ سے نہیں بھی نہ کی۔

عمر نے جورف سے۔ "تو ہا یہ میرے گنا مخاطب یا۔" اب ایسے کہ وہ میں سے یہ کی نکھیں پڑا پتا ہے۔ "جورف کی طرف سے۔۔۔" اور ہارنیوں کے سے اندام میں ماتھو بلا بلا رہا میں اس طرح ہر نے کا جیسے قی قی قی قی ہی پڑا رہا۔ "بہ راتھا۔" اسے جورف کے پے کاے کاے کاے ہوئے دینا کہ تم مجھے چاہتے ہو تو نکھیں ہزار سے جوڑو ہر چہرے سے۔ "ریوش ہو جاوہ رنہ صاحب تاروں کا۔"

"جوش۔۔۔۔۔" ہار ہار تاروں میں سے۔۔۔۔۔" یا جھلا رہی تھی۔ مگر تاش ہار تاشی ارادہ بھتا تاشی کہ نور کی صورت پر عمر کے حکم کی قہیل کر سنا۔ اس نے آنکھیں بند کر میں اور اس طرح جھوٹے کا جیسے چاہے کے زیر اثر آ گیا ہو۔

بھڑو ہر اور بھڑو نیا کے پے پے ہو پیاں اور نے نکھیں۔ عمر ان تیز می سے جورف کے حریف کی طرف

آنکھوں بکھوہ سے بھی ملاکت ہو گئے۔ لیکن قمار خانے میں بھی کڑھکس کی پیاس اور دھج جاتی تھی۔ وہ سوچتے تھے کہ انی روئے کا کسی شہر اور غارت ہو اس سنا آتی ہے تہ گنگے جیسے ہیں ہو کھلی حقیقت کی جو صورت اور نیم نیم عورت کا اس پرماٹنی ہو جانا۔ وہ قمار خانے میں لپٹی ہو گیا سہہ کر۔ سختے ابھی تھی وہ نہیں نظر بھی آتی تہ منہ سے ملاتے اور بند ہو جاتے۔ یہ انی روئے کی محبوبہ تھی۔ پھر وہ بیڑی مویا ہی کے ورش کے لیے رو رہا پھ کاٹتے۔ قمار خانے میں داخل ہو تے تو دھڑکی شہم کے لوگ بھی تو یہاں ہی بیٹھے تھ اور تھے۔ لیکن یہ بیڑی مویا تک رہائی نہیں تھی۔ یہ وہ روئے کی محبوبہ تھی کہ حاضر میں رہی تھی۔ وہ کھلی ہر ماگ عورت تھی۔ یہ وہی لوگ جانتے تھے جن کا اس سے اس رات کا بڑا بڑا قصہ اس رات میں طار بین کی فون مویا تھی۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی نہ جانتا تھا کہ وہ یہاں صوفیہ کے ساتھ کھڑے ہیں ہوں۔ سے اسے میں تھی۔ وہ انی روئے کی کچھ اور کھڑوں میں پچھتے پھرتے تھے۔

اس وقت بھی یہی ہو تھا۔۔۔ جیسے ہی اس نے اس کے منہ کی پرکار کی۔ اٹھ اٹھ بھگے بڑے رہا تھا۔ بے کہ خواب کا وہ میں پر اس کے اسے مانتا ہے وہ جانا لیکن خواب کا وہ سے وہ بھی انی سے خالی مانتا نہیں۔ یہ تھا۔ یہاں بھی خواب کا وہ میں لپکتی تھی۔ اس وقت وہ انی روئے کے قریب مویا نہیں ہو تھا۔ تھ سے وہ وہاں ہا۔ تے تھے کہ وہ لپکتا بھی نہ سے لپکتی ہوں۔

وہ آدھی اور صوفیہ میں اسے اس میں داخل ہوئی۔ جو کہ نہیں وہ ہو تھا بھلا وہ وہ میں اسے یہاں بھاتا۔ اس تو سے اس عورت کا تہ نہیں تھا۔ وہ سے یہ کہ یہ انی روئے کی کہ وہ فہر کی پرکار ہی سن کر بھاگ نکلتا۔ البتہ وہ کی نے جانا تے چہ نظر نہ تھا۔ کچھ دیر پہلے وہ اسی ماں سے اس وہوں کی سطح کی طرف ہانک سے ی تھی۔ جو کہ اس کا وہم بھی ہیں یہ سنا تھا کہ وہ تھانے والا ہے۔ وہ تو یہی سمجھا تھا کہ عورت رہا وہ ہے اور انی روئے سے وہ بھی رشتہ ہے اس لیے یہ تھانے والی ہے کہ وہ لوگ لڑتے وقت اس کے سہ کا بھی نہیں تھیں۔ یہ انی روئے بھی اور نہ انی مار سے بھی چھتے تھیں اس چھوڑتے وہ انی روئے سے بچتے ہوئے ایک جانب چلے نکلے تھے اس وقت یہ میں سوچا جاتا تھا کہ وہ میں ہی اس سمت میں ہانک رہی ہے۔ وہ تو سطح کے اوپر سے گزر رہی تھی اس نے اسے وہی جو کہ اس سے ہو تھا کہ

"میں بہت شدت سے بونہور ہوں۔"

"کیا آپ پہلی درجہ ماہ آئے ہیں؟"

"جی ہاں۔"

"کیا آپ کو پیم کے سر پر ہتھکڑیاں لگی ہیں؟"

"وہ۔۔۔ یقیناً۔ یقیناً۔ صفر سے ہاتھ لائی نظروں سے اٹھتے ہوئے ہیں۔"

"مجھے جانتا ہے۔"

"کیوں؟"

"میں نے مجھے درجہ میں ہتھکڑیاں لگی ہیں۔"

صفر سے پہلے ہی میں نے سوچا کہ وہ کیا کر رہی ہے، وہ کیا کر رہی ہے، وہ کیا کر رہی ہے۔

پہلی میں نے سوچا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔

"میں نہیں جانتی۔"

"میں نے سوچا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔"

"میں نے سوچا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔"

"یہاں پہنچو۔"

"میں نے سوچا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔"

لوگ کنڈا سے یہاں تک پہنچے تھے۔ میں اس نے مجھے یہ سمجھا دیا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔

کس طرح جانتے ہیں۔ ہاں، مقامی لوگ جانتے ہیں۔

"ہے۔"

میں نے سوچا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ وہ کیا کر رہی ہے۔ وہ کیا کر رہی ہے۔

میں نے سوچا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ وہ کیا کر رہی ہے۔ وہ کیا کر رہی ہے۔

صورت ہو گئی ہے کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ وہ کیا کر رہی ہے۔

ماشتے کے دوران میں بھی ٹرن بوتی ہی رہی۔ ۱۰۰ سے زبردست کے جھڑوں کے ساتھ ساری تھی۔ وہیں
صفدر نے ایک نکتے پر قدموں کا تہ کر دیا۔ "اے بھائی! یہ کون سا ہے؟"

"بڑی غیبی نصیحت ہے۔ قدموں کی۔" اس نے کہا۔ "میں نکات غیب ترین حالت سے
بہرہ ور ہوا ہوں۔" اس نے حور پر اس قدر نظر ڈالا کہ اس نے اس کے ہاتھ سے

"بڑی گھبراہٹ سرد ہوئی ہے آپ سے۔" اس نے کہا۔ "تو مارے۔"

"کیا ہمارا ضروری ہے؟"

"ہاں بہت کم لوگ جیت میں رہتے ہیں۔"

"نیوں؟"

"خمسد۔" یہ ایک نیا ملک "ریاں" قسم کے لوگ جا رہے ہیں۔ "یہ جا رہے ہیں۔ ایک روزہ یہاں بھی نظر
آئی تو یہ وہاں پہنچا۔" اس نے کہا۔ "یہ جا رہے ہیں۔" اس نے کہا۔ "یہ جا رہے ہیں۔"

یہاں یہاں ہیں۔ اس نے حور پر اس قدر نظر ڈالا کہ اس نے اس کے ہاتھ سے
اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا۔

"وہ گھبراہٹ میں بھی ایک ایسا ہی تھا۔" اس نے کہا۔ "یہ جا رہے ہیں۔" اس نے کہا۔ "یہ جا رہے ہیں۔"

"اس کے بعد ہی اس نے اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا۔" اس نے کہا۔ "یہ جا رہے ہیں۔"

"یہ جا رہے ہیں۔" اس نے کہا۔ "یہ جا رہے ہیں۔" اس نے کہا۔ "یہ جا رہے ہیں۔"

"بہت۔" اس نے کہا۔ "یہ جا رہے ہیں۔" اس نے کہا۔ "یہ جا رہے ہیں۔"

ب س میں شجہ کی گھٹی شش میس روئی جی کی اس فی گرض ہو رہی ہے۔ اس نے یک رمال خرید اور بٹوں کی طرف پٹ کیا۔

مارقا سے بھی ق میز پر ہو جو بھی۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر کہیں۔

"یوں۔۔۔۔۔؟ میں تو گھٹی شش میں شاید گھریا آیا ہے۔" اس نے منس کر کہا۔

"ذریہ رمال خریدے یا تھا۔" صدر نے رمال اس کے آگے کھڑا کرتے ہوئے کہا اور گھٹیوں سے صدر

دور رہے۔ "فدو یختہ ہو اور" یا دیال ہے۔۔۔۔۔ یہ رمال تھان کی اومت سے پچا پیتے ہیں۔"

"آپ ہی رمال کی کاغذ الہ سے چٹے ہیں جا" نام ہم لوگوں کی ردی اس تناوب کے وہ جو بھی ہکاؤں سے پر رتی ہے۔"

صدر کی نظر ہاٹ پر رہی اس کا تھمیل ہاؤر ہاٹ فوٹا۔ یہ رمال تھان میں ہے ہاٹ فوٹا سے پچا ہاٹ ہاٹ تھا۔

"میر نی نگاہ کی جا رہی ہے۔" صدر آتا ہے۔ "اس میں صدر دور رہنے کے لیے میں ہاٹ ہاٹ تھا۔"

"میر سے ہے کی طرف سے ہیں۔" مارقا کہہ کر۔ "آپ ہاٹ ہاٹ ہیں۔" سناں میں کی ہے آپ

کوہرے میں جینا پاتی تھی۔ پکڑا۔ پہلے میں نے ہاٹا کوہر آپ سے میں ہاٹا پاتی۔۔۔۔۔"

"اس ہاٹا تھمیل سے ہے۔" صدر ہاٹا ہاٹ رہا۔

"مجھے اس ہاٹا میں ہے میں یہ جانتی ہوں کہ آپ کی نگاہ کی جا رہی ہے، اس کی طرف سے آپ کے یڈر

عمران ہی نے وہی بھی نہیں نے یہ بھی ہاٹا کوہر کی نگاہ کی جا رہی ہے۔" شاید آپ سے یہ ہاٹا ہی قسم کی گھٹا

کوہر ہاٹا ہے۔"

"میں یہ نہ بتاؤں گا کہ مجھے یا ہاٹا چاہے۔"

"ہاٹا تھان کی کوہر ہاٹا چاہے تو جتنے سے چلے جائے۔"

"عجب ہاٹا ہے۔"

"پے یڈر کوہر ہاٹا۔" مارقا نے سنی گھٹوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "وہ نہ یکس کوہر ہاٹا مجھ سے خوب

"میں نہیں سمجھا"۔

"بھئی یہاں آئے وقت حصار پر اس سے ملا کاٹھنہ لٹی تھی۔ میں بڑھوسلاویہ سے آیا ہوں یہاں کتنی مڑھاری
راجیں لک ہو گئیں۔ بچھلی رستہ اتفاق سے مجھے آری لٹی لیا انکار کے قریب لیا تھا۔" وہم قدری نے میں
گئے تھے۔

"آپ نے اس سے فیض و روچہ نہ لگا کہ اس کا قیام کہاں ہے؟"

"بواہل رما پو چھنا ہی پڑا ہے۔ میں یقین کیجے کہ اس نے جس بدنامی کا تھا مجھے قہقہے یا نہیں رہا۔ سب سے
نہ سہی ہوئی ہے۔ مجھے اس سے کئی زیادہ انتہی نہیں تھی کہ اس کے تعلق ماری بو تھیں یہ شہر میں
محفوظ رکھ دیتا۔ مگر یہ آپ اس کا پتہ نہ پتا تھے۔ یا آپ کو یقین ہے کہ وہ کب سے وہاں رہا۔"

"جی ہاں میں اسے بھی سمجھتا ہوں۔"

"خدا جانے۔" صفدر کیمرہ بند کر دیا۔ "نہیو، وہم فی ریک معلوم ہوتا ہے۔"

تھوڑی دیر کے بعد وہ نامشروع طور سے عرش عرش رہا۔ "وہ تو رکتا ہے۔" وہ
آپ سے۔ "اسے بیٹے۔" شہر بہت تنگ و تنگ تھا۔ "وہ سے لڑتی ہے۔"

"وہ اس عمارت کی عمارت پر بیٹھ گیا۔"

"جی نہیں عمارت آج تک میری نگاہوں سے نہیں رہی۔ مگر شاید اسے کوئی شیل پھیل پھیل میں۔" وہ لوں ٹولے
وے خون میں نہا ہے وہ لے تھے۔ اسے مان و مری کا یا تھا۔ "ک"

بھئی مگر یہ۔ صفدر کی آنکھوں میں پانی نہ رہا تھا۔ انجینی نے کہا۔ "وہ یوں ہو گیا کہ کتا تو بے نور
تھے۔ اس پر جھلے کہ غری سے عشق نہ پیا ہے۔"

"میری عجیب بات ہے۔"

"یہی ہو گیا سے قلعہ رنھے و لہ بات عجیب ہوتی ہے۔" انجینی نے حویلی مافس لی۔ "خیر جناب یہ
میں امید رکھوں کہ وہ وہ جس آپ سے ملے گا۔ آپ اس کا پتہ لے میں گئے۔"

۱۱ " پامبارکی شہت آئی ہے " -

"جی"۔

”گوٹ مٹو“۔

— " *Wu* " —

ایک ہی لڑکی میں سے اُسے تین کالیاں سننے پڑیں۔ یہیں پر جلد ہی اس نے انگلیوں کو رسی جوئی "اُٹھے
 کتنے ہی طرح مہ راتھا۔ " کون، تم۔۔۔ کو کہہ۔۔۔ جلد ہی بتاؤ۔" ایل نہیں کے تم سے پیدای ہو گیا تاہم
 چھ ماہ بعد، اگر وہ اس وقت مجھ سے منس منس رہا تھیں، رسی تھی۔"
 "اب وہ تمہیں کس طرح سے۔" مران نے کہا۔

"اب ہاتھیں اُٹا کر دے" یہ فرمان آئے تھا۔

$$\rightarrow \text{C} \parallel \text{---} \sqrt{\frac{E}{\rho}} \cdot t \parallel$$

”یقین کر رہی ہوں کہ میں قدمیں تو بڑے جلدی چھوڑاؤں، مگر وہ پاؤں سے مجھے ختم ہو جائیں گے۔“

۱۱۔ اے نبی! کہہ دے کہ میں نے تم سے پہلے نہ دیکھا اور نہ سنا ہے۔

"میں کوئی بھی نہ بے یاس تھا، اب کہ" یہ کہنے لگا مٹھری جے تھے۔

”سب سے بڑا شوق تھی کہ ہمارے دروازے پر آج سے نہ آئے۔“

محرم کے مہینے میں ہر شخص کو ہر بات سے بچنا چاہیے۔

”کہ سچا“^{۲۱}۔ یونینا نے مجھے سے لڑنے سے ڈرتی تھی۔

"پتیس سال پہلے اوقاف" - انگو نے تھپکڑ مٹھ پر میٹھے ہوئے کہا۔ "اب اس نام میں کدے کدے حصے بٹا چکے ہیں۔"

ایک ایک نوٹ کی گھنٹی چہ بجے گئی۔ سین ویاں کوئی تیسہ آدھی میں تھانہ ہال ریسیور کرنا۔ گھنٹی بجتی ہی رہی۔
کس میں ہمت تھی جو س منہ سے میں افسانہ نہ سنا۔
"میرا بیٹا یہ کوئی شہ وری ناس نہ بنتی ہے۔" انگو مارا۔
سین ویاں کا ماتھہ میں رہا۔ اسی نوٹ کی گھنٹی بجتی رہی۔

[illegible]

”ہاں!۔“ بات چیت میں ہمارے وقت اس نے آواز اٹھائی جس میں بات

"یہ نئی دنیا پیسے، نام نہان، مے، آؤ، رانی۔"

$$-\frac{r_0}{\lambda} \left(\frac{\partial u}{\partial r} - \frac{u}{r} \right) = 0$$

"میں بچے نئے سے تیار۔ بے غم و آس و رہاؤں۔"

”میں انکو سے بہت پتا نہوں۔ لوگ مجھے اٹا مایلو دلو پٹ انکو کہتے ہیں۔“

تھی۔ "تم مجھے گواہ میں جھانک رہے ہیں کیا پاس سے ملوں؟"

"چپ نہ گدھے کے بچے"۔ س نے ریسیڈنریل پرٹشایا۔۔۔۔۔ "یہ وہ ہانگو کے قصبے ہیں، جس کو
میری۔"

"یوں"۔ "وہ مانتے تھے کہ۔۔۔" اب بتاؤنی نے تم سے یا تھا کہ جس پر تم کی چٹاپو رہی

"میں سمجھتی ہوں، سب سمجھتی ہوں۔" وہ ہر ملا کر دلی۔ "میں جانتی ہوں وہ کون ہے۔ ہنگو رچپس گھنٹے کے درخزوں کی۔ کس کس ایک پہلے میں تمہاری رہی کل کے وہی۔"

"کس کی۔"۔

"خیر۔ کی سے تم ملا کر رہنا چاہتے تھے۔"

"ہاں۔"۔ اس کا مریض سے مکمل کیا پتہ چند مجھے ناہوش رہا۔ "تم یا جاہک یہ وہی تھی۔"

"جی ہاں۔"۔ وہ کہتی ہوئی نہیں سنتا۔ اس میں بہت ہے کہ مجھ سے اس طرح کی گفتگو کر سکتے۔

وہاں کی عورت میں پریا۔ وہی سے گھر رہتی تھی۔

"اس سے تم سے یا کہا تھا۔"۔ اس نے پتوں۔ حد پوچھا۔

"تم سے یا کہا تھا۔"۔ وہی سے جی بنا دلی۔

"مجھ سے جو پتہ ہوتا تھا، وہ۔"۔ ہنگو بھی اس سے ملے۔ اہل گروہ سے، کی رہا تھا۔

"اگر وہ مجھ پر مائل ہو، یا بقیہ تمہیں یہ پتہ ملے۔"

"یہی میں جی سوچ رہا ہوں کہ تم کو پونے کے بجائے اس کے قریب پتہ ہو۔ وہی نہ۔"

"ہنگو۔"

"ڈرائنگ۔"۔ ہنگو کا ہی زہر یا تھا۔

"تم میرے خلاف کی قسم کی مارش کر رہے ہو۔"

"یہ وہ ہنگو بھی تمہارے متعلق یہی سوچ رہا ہے۔"

"میں مارش کروں گے۔"۔ اس نے قمار سے کہا۔ "تمہارے خلاف۔"۔ سب پتوں، یہی قسمیں خاک میں ملاحتی ہوں۔"

"بہاؤ ٹھیک ہی کہتی کہ تم مجھے فین کرنے کی فکر میں ہو، یلین منٹس رہو۔ اب وہ درجہ کر سکتے۔"۔ ہنگو تیار کی سے، وہ رہن شہر۔

"فکر نہ کرو، بتاؤ کیوں بلایا تھا؟"

"پہلے میں ہیں۔"

"مجھے علم ہے، ہر کوئی تو تمہارے ہے۔"

"ہنگو، وہو، یاد دلاتے ہو؟" پانی تاش میں ہیں۔"

"میری کچھ میں ہیں، تاکہ میں میں ہاؤس کے کھسکے یا پڑنے۔"

"حرا ہیں؟" پانی تاش میں ہے۔"

"ممن ہے کہ بہت دیر سے اٹھنا ہوا چاہتے ہیں۔"

"سے اس طرح مذاق میں۔" رابو مسٹر۔ میرے پاس اتے رابو، آؤں نہیں ہیں۔ جو پانی حفاظت کر

نہیں۔" حرا سے جسے وہ دے رہی تھی۔"

"ساتھ سے مجھے وہ۔" اس نے کہا، کچھ دل کا دیش میں ہوتا۔"

"اس پانی کو بھی اللہ نے دیا ہے۔" مارہانے بیڑی سے کہا۔ "اب باقی ہوں۔"

"بھروسہ مجھے اس آؤں کے تعلق ہوتا تھا، کون جو پانی پیمانے لگاتا تھا؟"

"یہ کہہ رہا تھا تو یہ آؤں۔۔۔۔۔ میں پتہ میں مال پلے بیٹا۔" وہی ایک ٹیکسٹوری تھا۔ کسی

نے سے کوئی ماروئی تھی۔"

"اس کے تعلق، ہر کوئی تو تمہارے ہے۔"

"پہلے کیا کھانا چاہتے ہیں؟"

"موتیہ سے اس کا کیا رشتہ تھا؟"

"پتہ نہیں۔۔۔۔۔ وہ؟" یہ موتیہ بھی اٹھانی پائیں ہی مال پلے بیڑی سے۔ اس سے قبل کسی نے اس

کا نام تک نہیں سنا تھا۔ میں نہیں جانتی کہ موتیہ سے اس کا کیا رشتہ تھا۔"

"یہ موتیہ کے گھر کے آؤں سے واقف ہو مطلب یہ کہ جو رہا ہے۔"

"وہ گھٹنے بعد بتا سکوں۔۔۔۔۔ کیا ہے کہ ہر کوئی نہ کوئی آؤں ہو پانی اور اس نے رابو سے بخوبی واقف

"یہ بہت فخری ہے۔" عمر نے کہا۔

"کیا ایک بیک ہو پی ہاتھ کہاں سے نکل آیا۔"

"وقت بہت تھوڑا ہے۔" عمر نے اس سے سوال کو غور سے کرتے ہوئے کہا۔ "تم مجھے کس طرح ہو کہاں مطلع کر سکو۔"

"یہ آپ جو کچھ بھی کر رہے ہیں پی ہاتھ، وہی پر رہے ہیں۔"

"تم کی پہلو دست برد۔" نہیں، تم سے جواب نہیں ملے گا۔"

"وہ مجھے کے بعد سن رہے ہیں۔" جیسے کہ۔ اور خا نے بھی ایک سے ایک کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ کارڈ پر بری نہیں دیکھیں، میں بھلا بی۔" تھے۔ توں صورت ہی ہے۔" اسے معلوم ہوتے تھے۔

"شام ہو لے کو آئی۔" وہ بڑھ گیا۔ "میں ہم اچھی بات چیت کر سکتے۔"

"مگر، ام۔" ایک آئی جی ہولی آؤر میں رہا۔"

"کیا ہے؟"

"مجھ میں نہیں تاکہ آپ کی پریشان ہو ہیں۔ ہم نے تو سچی میں، کیا تھا کہ آپ کی کام سے خودی

بہا ملے ہیں۔" اس وقت سے آئی کوئی اہمیت ہوئی جا رہی ہے۔"

"یہ تم بھی سوال ہنگو سے نہیں کر سکتے۔"

"یقیناً، ام۔" وہ بھی آپ کی طرح تلاش میں رہا ہے، میں کہتا ہوں، وہ پوچھ رہی ہیں۔"

کارے آدمی عموماً تو ہم پر مستحوہ ہوتے ہیں۔ وہ جہانگیر کو اس کے رعب میں آ بیٹھا۔

اس کے بارے میں یہ خیال بھی یہی ہے۔ لیکن ہال ہیو یہ یہ انگوٹھوں کے مسئلے پر مجھ سے یوں دہرایا تھا ہے۔ ہم دونوں ہی ساتھ ٹکے تھے۔ مگر وہ جیل مارا گیا۔ اسے مجھ سے الگ ہو گیا۔ ایسے ہی سے جوتی لڑا چاہتا ہے۔ "خبریں۔۔۔" یا تم رتی معقول حد تک ملو گے؟

مگر وہ پھر وہ معقول حد تک ملتا ہے۔ اس کا ہنسنے والا ہے۔ اس کے لہجے میں شہین میں ڈوب کر رہ گیا تھا۔ شاید انہوں نے پہلی بار اسے سے ہم لہجے میں سنا تھا۔

"میں یہ بتا سکتا ہوں کہ وہ مرے گا۔" اس نے آواز کر کہا۔

"انگوٹھ سے بھی کوئی بات نہیں چھپاتا۔ لیکن اس آدمی کے بارے میں مجھے یقین ہے کہ وہ مجھ سے کچھ چھپائے گا۔" کہیں کہیں رہا ہے۔

کوئی پتہ نہیں ہے۔ ہمارا۔۔۔ جو فی رہی۔

کچھ۔ بعد میں اسے ہارن رفتار میں دی۔ اس کے کام میں جاب ایک آدمی نے ماتر ہمارے ہاتھ پر پانچواں۔ وہ پتہ نہیں رہا۔ "ہمارا کے ٹیڈی کی طرف سے دینا نے کان۔۔۔" اسے ہاتھ پر رکھا۔

کھن سے۔۔۔ ہاتھ پتہ نہیں ہے۔ اس نے اسے بتایا۔ اس نے اسے بتایا۔

"یاب"۔۔۔ اس نے ہتھ کے ہتھ کے لہجے میں پتہ کیا۔

"اس میں سے بڑے بڑے سے بڑے بڑے"۔۔۔ اس نے اسے بتایا۔

"کہا ہے"۔۔۔

"یورپ میں۔۔۔ مجھ سے کہا تھا کہ میں آپ کو اطلاع دے گا۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" وہ اس نے ماتر ملایا رکھا۔

کار پر چل پڑی۔ اس ہارن رفتار پہلے سے جی رہا تھا۔ لیکن پتہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی کچھ بھی نہ رہا۔ اس نے اسے بتایا۔ اس نے اسے بتایا۔ اس نے اسے بتایا۔

پھر وہ یورپ میں گئے۔ یہ غارت ایک جہاں مطلق مقام پر تھی۔

مارتے تھے۔ مستحکم ہے کہ کاغذ امت کے بارے میں ابھی اور اس وقت تشفیہ کر لو۔ انگوٹھیں جاں سے نہیں
 مانا چاہتا اور نہ ہی چاہتا ہے کہ تم اپنی قسم کا تمہارا یا جاوے۔"

"تھو۔۔۔۔۔" مونیٹا نے جھوٹ میں اس کے منہ پر قہقہہ دیا۔ میں اور۔۔۔۔۔ میں نے ایک ہر چہرے پر
 اس کے گلاب پر "اور وہ ٹیڑھی طرح دھڑلے۔" دھڑلے یا اسے پاگل پسند اور وہی ہوتا ہے۔ وہاں پر
 ٹوٹ پڑی تھی۔ ہی کو دانتوں سے جھنجھوڑ رہی تھی اور ہی کے چہرے۔ پانچوں سے لٹکے ہوئے گلاب کی کوشش
 کر رہی تھی۔ میں جو اس کی پریشان بھی رہی مار رہی تھی۔ ایک نے اس کے پس پڑی مسبوخی سے پکڑ رکھے
 تھے اور وہ پیچ پر گھومے مار رہا تھا۔

ایک ایک پر۔۔۔۔۔ رشیدان سے کوئی شہر کو۔۔۔۔۔
 "اور۔۔۔۔۔" کو۔۔۔۔۔ ہی کے ساتھ۔۔۔۔۔ نے "دیا کہ تپا دیا" وہ یہ بھی اس کی طرف مری۔
 مگر شاید یہ اس کے لیے "یہ ہی ان خاص میں" وہاں کے "اور" ہی جو "اور" میں رہتا تھا۔
 رشیدان سے "شہر" نے "اور" ہی حق حاکم تھا جس کے لیے "وہ" سے "اور" ہی تھی۔
 "اور" پر مانتا ہونے سے "شہر" ہی ہو جاتی ہے اس لیے "شہر" سے "شہر" ہو جاتی ہے "اور"۔
 "ہو"۔ "اور" نے کہا "اور" قیوں اس پر "شہر"۔ "اور" ہی تھی "اور"۔ "اور" نہیں چہرے۔
 میں شاید یہ "اور" میں "اور" تھا کہ "یہ" قیوں پر "اور" سے "یا" مانا جاوے۔"

پہلے پہلے میں "اور" نے حق کی بھی ناسی پہلی رہی۔ میں چہرے حق نے "شہر" کے "اور" مانتا تھا "اور"
 "شہر" کے "اور" تو "اور" میں سے کوئی "شہر" ہی نہ۔ "اور" "شہر" ہی ہو تا کہ "اور" میں سے ہی کو پکڑ کر
 "اور" سے بند کرنا اور "شہر" قیوں پر کھینچ مارنا۔

مونیٹا پور سے گئی تھی مگر ہی مانیس لے رہی تھی اسے "اور" دیا محسوس ہو رہا تھا جیسے "اور" ہی "اور" حق
 "اور" ہی رہا۔۔۔۔۔ انگوٹھ کے "اور" قیوں "اور" مانے ہوئے "اور" تھے۔ میں شاید "اور" ہی نہ ہی "اور" اس
 سے پیچھا چھڑ کر غل جہا چاہتے تھے۔

"اور۔۔۔۔۔" "اور"۔ "اور" میں "اور" سے "اور" آئی۔ "اور" سے "اور"۔

مویا چونک کر مڑی۔ ہنگو وہ رے سے سر نہ اٹھا رہا تھا اس کے ماتھ میں ریو لور تھا ٹرنے والوں کے ہاتھ رک گئے۔

"ہٹا۔ تم لوگ کمک مٹ جاؤ۔" اس نے ایک مارچہ اپنے آئینوں سے ہٹا کر روکتی سی دھڑا دھڑا ہو گئے۔ مویا کے ہونٹ ہلے تھے یہیں آدھ میں غلی ٹھن شاید وہ کچھ سنا چاقی راتی تھی۔ پھر وہ ہڑک کر دیو تھا۔

ہنگو نے حق پر غار جھونک مارا۔

"تہہ رما تھ کا پ رہا ہے ہنگو۔" حق نے آدھ رانی۔ وہ اب بھی وہیں لڑ رہا تھا وہ پتا ہے میں لسل لی۔ ہنگو کے جھد سے میں پھر پڑے تھے غار نہ رہے۔ حق۔ یاہو میں رہا تھا۔ جیسے ہی ہنگو کی غلی فریگ پڑائی ہوئی حق نے مس کرنا۔ "تہہ دونوں گویاں بھی تھ۔" وہ رن تین تھیں دو لاشی نہ کی پڑے۔

کیس ٹو نے چرنا میں یا۔ وہ اسے لیتے نظروں سے الگو رہا تھا۔ پھر ایک ایک مس پڑا۔

"واقعی تم بہت کامرے آؤ گی یا۔" اس نے کہا۔ "نہرے جانے۔" اس نے پیری ہانگس ٹھکری۔ "آج میں دیو بن گئی۔" حق نے کہا اس کی نظریں ہنگو کے یا دہی پھیں۔

مویا جو گلو سے نہیں۔ سنا۔ تم تھی۔ مڑی رہی تھی کو اب۔ اسے بات میں بھا ری غار رہے گا۔ اس کا یہ مدیشہ دست بھڑا، گلو نے پھر ہار یا تھا۔ میں اتنی پھر کچی یا تھا پھر ہڈا۔ وہی ن تک مویا کی طرح سے میں گذر تھا۔

"اب یہ مڑی کو لی جوشی کے لیے رہے ہنگو۔" حق نے کہا ہر گھوچر ہے گا۔ اس کے تینوں ملازم دیو سے ایک گائے بیسے نہی ٹھہرنا پڑے تھے۔ اب ٹاپوں میں کھڑے رہے تھے مکت میں رہ گئی تھی۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" ہنگو نے ریو لور جب میں ہالٹے ہوئے کہا۔ "میں تمہاری طرف دو تھی کا ہاتھ بڑھا تا ہوں۔"

"ماں سا تو ہے۔۔۔ وہی ڈاکس جو ماں سے جو منی کے لیے نڈے پانا بنا ہے۔"

"تم نہیں جانتے۔" بونا ایکہ ڈاکس ائی ہے اس کا۔ وہ ماری نیاں پیا ہو ہے ہیں سے ات تک
نی نے دیکھا نہیں۔"

"خیر چلو ہی درست ہو گا۔ ہیں اس کے پاس یا ٹیڈ ہے کہ بونای کے امیوں نے سے نقل یا تھا۔ خاص
ہے کہ جس طرح لوگوں نے بونا نہیں دیکھا ان طرح اس کے۔ وہ کے آئی جی ماریوں نظروں سے
پوشیدہ ہی ہوں گے۔"

"پتہ بھی ہو۔ میں۔ ف۔ ن۔ میڈر رندوں کہ تھی۔ تھی تو یہ۔ مانتا ہوں۔ ان تک تھی ہی نہیں
کے۔"

"یا تمہیں بھی نہیں پتا کہ وہی کے پاس اس قسم کے بلذاتوں کے جس سے ہوا۔ وہ پ کے قاتلوں
پر وہی پٹن۔"

"میں۔ اس کے پاس ہی لولی چیز ہوئی تو مجھے ضرور پتا۔۔۔ لکھو اب بھی یہ۔ ہی کہاں پٹ رہا
ہے۔"

"تو ہر لکھو مانتا ہے وہ تھا۔"

"اوہ۔ وہ پ کے۔ وہ توں میں سے تھا۔ اب یہ بات۔ وہ دن کو یہ وہ پ کے۔ تمام ہاتھ
ہو تھا تو وہ۔ پاس آیا۔ درمختہ سے لگا کہ وہ اپنی کے خوب چاہی ہونا اس کے امیوں سے
ضرور ہے گا۔ مجھے اس سے فخر تھی میں اس کا علم تھا کہ وہ جی ہونا کے دشمنوں میں سے ہے۔ اس لیے میں
نے سوچا کہ بونا سے پسے کے لیے انگو سے بڑھ کر مارنے کے کاہلہ میں نے بونا مرنا سے بدشت کر پ
وہ کاروبار میں بھی اس کا تھو بناتی رہی۔ میں۔ معاشرہ راتا۔۔۔"

مونا کو کچھ عرصہ یا تھا وہ وہ چہ ملے تھی تھی۔

"میں یہ تو سوچا کہ اس نے تمہیں۔" وہی کو لکھا کر سے بلذات کا مطالبہ یوں یا تھا۔"
"یہی پتہ تو سمجھ میں نہیں آتی۔"

"مجھ سے سو، پہلے سے میری تلاش اس لیے تھی کہ وہ مجھے لپٹا کر مارنے میں مددگار رکھتا تھا۔ لیکن پھر وہ ان پانچوں میں سے کسی نے تم سے فون پر انگوٹھے کے متعلق پوچھا تھا اور تم نے اسے گایا وہی تھیں۔"

"وہ۔۔۔۔۔ وہی چیز تو ہمارے خاصیت تھی۔ میں اس سے پوچھ رہی تھی کہ وہ کسی طرف سے بولنے والے نے یا کہا تھا جس پر احمد اس نے ساری متعلقہ چیز یاد کیا تھا۔ یہ یقیناً میں جانتی ہی ہوں کہ وہ تم تھے۔"

حق مکرر دہرہ ہو۔۔۔ "میں بے یس سے کہا تھا کہ وہ اپنی کئی قتل میں اس کے ساتھ وہ اس کی ہمارا تھو نہیں ہو سکتا"

"....." "ہو پٹا کھڑے ہوئے،" کی نقل اختیار کرتی "راستیوں میں۔"

پھر وہ کی گہری سوت میں اوبھی۔ تھق جی خفاش بنی تھارا کچھ اور بعد میں پائے کہا۔

”مگر تمہیں نہ دے گا۔ سے یارہ دہم۔ یہاں تک کہ چھپ جائے۔“

"پر ایک کھٹے کی، آستان پ، ایک نادان کی تباہی کی، آستان، تھیں مال، بے مے، دپ یہاں سے

میں نے یقیناً سوچ لیا ہے کہ میں یہ ابھرتی تارہوں کا عالم اس نے اپنی ماری پوتی کے لیے میں ماری کی۔ پھر میں نے

تو تھوڑے ہی دنوں کے اندر ہی لکھنا پڑا۔ مگر اس سے میں بہت کی بات میں رہا۔

پیسہ جس کے ٹکڑے نہ جاتا۔۔۔ یہ ہے۔

"یہ کہ اس کے" میں پناہ ہے۔

"ہر س پر لیس کی جہاں میرے ایک چری ہے۔" "نہ اس بھی خوش ہو کر جا۔"

$$= \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$$

ماہر، مہتر، تاج و خاتمہ، عمر و، ملاز و، اب۔ "تو میں مجتہدوں سے ملنے کے لئے دنیا ہی نہیں کسی سے ملوں۔"

سب پر کی گئی تھی۔ یہ ہے کہ اب انہوں نے جو تہذیب بنائی ہے، اس پر بھی

سردکھی کی طرح ہے۔"

"میں نے ان کو دیکھا" "میں نے ان کو دیکھا" "میں نے ان کو دیکھا"

”اگر تم مجھ کو دیکھو، تو مجھ کو دیکھو، کیونکہ میں تم کو دیکھتا ہوں۔“

"یا کہہ دیا تھا"۔ مونیہ نے ماتھوہرا کیا۔

"اس نے مجھ سے کہا تھا کہ تم دونوں کا کہہ لیے میرے خلاف کام کر رہے ہو۔ مونیہ مجھے شرمیلی سے دھوکا دیتی رہی ہے۔"

"میں اس کتے نے یہ سنا تھا یا یا ہے۔ تم آجاتے تو شاید وہ تمہیں ملکتا اور مجھے ماری ہوتے۔"

"ہنگامہ داریاں ہے کہ تمہیں اس ہانڈ سے کاسم ہے اسی لیے اس نے تمہیں اور بونی کو لٹی یا تھا۔ شاید وہ اس کی ضد و رت محسوس نہ کرنا۔ لیکن اسوں ہال نے اسے اس طرح دھوکا دیا ہے۔ جو کام وہ کرتا ہے۔ اسے نہ کرنا چاہتا تھا۔ اسے اب جلد رجسٹرڈ کرنا چاہتا ہے۔ آخر اسے اس ہانڈ سے اس کی فکر ہے۔"

"میں بھی یہی سوچتی ہوں۔ اب یہ معلوم ہی ہے کہ وہ اپنا کام کے آدھیاں نے قتل یا تھا تو چرس ہانڈ سے کی یا اہمیت رہی ہے۔"

"یہ سنا ہے وہ اس کی اس کی طرف اشارہ کریں۔ لیکن انکو اس خاص ترقی و تباہی سے علم میں نہ آچاہتا ہو۔"

"اس ہے وہ اتنی غلطی ہو سکتا ہے۔"

"اگر میں نہ مانتا تو اس نے تمہیں اس ہال کے بارے میں میں میں بتا دیا تھا۔ یہ وہ میں بتا دیا تھا کہ کوئی سے بونی کے قتل کا راز اسے رہا ہے۔ بولو۔"

"مونیہ کچھ نہ بولی۔ حقیقت سے وہ سننے کی طرف سے دیکھ رہا تھا۔ چریک ایک اس نے کہا۔" یہ ڈانگوؤں کو تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہوا ہے گا۔"

"میں یا کہہ سکتی ہوں۔ میں تلاش میں اس سے پہلے ہی ڈانگو ہانا تھوڑی سی مدت پہ پہاڑ نیچا بیٹھ ہو۔ ڈانگو نے مجھے مہمل اس لیے رد و رنے پایا کہ کوئی سے ہانڈ اسے حاصل کرنے میں مدد ملے۔"

"وہ یہی کہہ گیا ہے۔ اس کی ہی رد و رنے ہم لوگوں کی حقیقتیں کوئی کی تلاش کرنے میں گئی۔"

"مجھ سے کیا پتا چلے گا۔"

$$= \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$$

”خدا کی پناہ و رحم سے اطمینان ہے۔ یعنی یہ“۔

”تم نہیں سمجھ سکتے کہ مجھے کن شادیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ میں خواہی۔ یہ حالت میں وہاں سے ہٹا
 ممکن نہ تھا۔ شاید اب بھی۔ بچی حق۔ وہ اتنا نڈا یہ مائی پیرل یا اس کے ماتو میں پڑے یہ۔ سسکو
 دھماکہ نے میں کامیاب نہ ہو۔ اب وہ تیس آدھ سو سمیت وہاں گئی یا تب ہی میں آئی ہوں اس پس
 کچھ ہمدردی میں جواب سے وہ اس قدر تنگ کن رہے ہیں۔“

”تو پھر میں جی چاہ رہا ہوں۔ یا اپنے آپ سے باتیں کر جی چاہوں۔“

”اوسے ناخنی“ جارفتا ہے نہ سے لیا۔ پھر دلی۔ مس ف کالے آدمی کے متعلق کہہ رہے ہو؟۔
”میں نہیں، نہ یہ مرچہ مانا۔“

|| سیدنا محمدؐ ||

”کھپ رہے ہو۔۔۔۔۔ یہاں تک ہیں؟“

$$\text{CH}_3\text{COOH} + \text{H}_2\text{O} \rightleftharpoons \text{CH}_3\text{COO}^- + \text{H}^+ \quad \text{II}$$

”..... یا تمہیں علم میں ہے کہ تمہارا یہ رئیس اس وقت جو چاہتا ہے“۔

"میں میں جا رہا ہوں۔ یہ سچ ہے۔" رباب نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"الطرمست مرء۔ مجھے توقع میں پہنچا۔ اور چہ کنی اس سے ملاقات ہوئے۔"

۵۹۔۔۔۔۔ تم یہ جانو سے۔۔۔۔۔ سے تمہارا بہت مشکل ہے۔ وہ چوبیس دن صوم نے کئے ہیں۔
 بھولے لادو۔۔۔۔۔ بھولے لادو ہے۔"۔۔۔۔۔

ہم نے اس کے لیے ایک نیا نام "ایکس" رکھا ہے۔

"سے ملنے کی دنگر لینی پر ہم پر پتا ہوا اب بھی وہی رہا ہے۔"

صفر نے ہر کی جلد کی میں باس تہیوں یا۔ میں نے اسے ابھن میں بال یوتھ۔ یہ بھی ضروری سلیقہ کہ عمر ال سے کتنی کہانی ملتی ہی نہ ہو۔ یہ عطا ہے اس بار جی مجھ موت ہی نے۔ اور کی ہو میں اس کی موت کا تصور کتنا تلخ رہتی۔ صفر کہ ان وقت احساس ہو گیا۔ وہ اب تک انہوں موت میں اس کا رفیق رہ چکا تھا۔ اس کے ساتھ قہقہے بھی گاہے شہے ہر مہینوں بھی مچلی تھیں۔ اسے اس پر غصہ بھی آتی اور میرے اپنے رویے

"مجھے اس سے کوئی دشمنی نہیں کہ بے داناں یہ رہا ہے۔ انکو تو کل ہی یا۔ اچھا کوئی گاڑی فاس ہے یہاں؟"

"ہاں ہے۔ یہ تو گاڑی۔ میں وہی گاڑی سے ہٹ چکا ہوں۔"

"موتیٹا مرنے ہے۔ ہنگو سے قتل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کھٹکتی تھی تمہارے منہ میں۔ میں بہت حد تک کا۔"

مارتھا اس سے کچھ مانچا کرتی تھی مگر وہ اور اس کی کار میں بیٹھ چکا تھا۔

.....

موتیٹا اس کے ماتر پہلی آئی تھی میں اس کے پاس۔ پھر اسے آثار قعر۔ شہروں سے پانچے تھے۔
 شہر کی وہ کہیں ہیں۔ اور اس علاقے میں کہیں یا رہتا ہو سکتا ہے؟ میں دھتکتے ہی یاد ہیں۔
 فی الحال یہ جانتے کہ وہ یہ پانچا تھا۔ یہ اسے آئی میں۔ کئی حالات کا علم اس شخص کو ملتا ہے۔
 مطلق ہا۔ اور کے کام سے یہ رہتی ہے۔

"تمہارے اس سے یا مطلق ہے؟" اس نے مارتھا سے پوچھا۔

"کچھ بھی ہیں۔ جو لوگوں کی حیثیت بے دہی پر ہی جی ہے۔"

"وہ کونسا ہے؟ کاوشہ؟ ہے۔"

"پتلیس قسمیں بھی حق کرے گا اس کا ماتر پندرہ۔"

"وہ تم کو ماشیٹرز نہ مومینا۔" مارتھا بولی۔ "یا انگو شہر میں قتل میں رہا تھا؟"

"جی تو میں جانتا تھا۔ حق کرے کہ ایک ایک دہیہ۔" تھائش اس نے دیا۔ مارے دھو بھلائے اور بھی
 یہی حقیقت تھی۔ میں نہیں سمجھتی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

معدر جو بھی تک خاموش تھا سے مخاطب اسے بولا۔ "انگو تمہارا دشمن یوں ہو گیا ہے؟"

"بیوں س نے یا کہا تھا۔"

"جی کی مونا کتا چھوڑو اور گھر آئی۔ وہ کہہ دیا کرتی ہے۔ آج وہ اس عمارت سے نہیں جائے تو اس کا تعاقب کیا جائے گا۔" مگر ابھی سے "نا بایں" ہے کہ کوئی اور اس میں جوں میں عمارت میں نہ اٹل ہو سکے۔"

وہ اس پس کے قبوہ میں "درستور" میں پھیل گئے اور ابھی میں فتنہ کیں جہاں سے عمارت کے صدر دروازے پر کھینچ کر رکھ گئے۔

تقریباً بیس روپے میں اس کے بعد وہ عمارت سے اٹلی میں اس کے چمے پر نقاب لگی۔ ان کے ہاتھتے ہی دیکھتے س سے ایک ٹیسی رکھ لی "اس میں بیسویں ایک باب رہا ہو ہی۔"

مارٹن صدر کے ہاتھتے میں ایک ایک تھیلہ بن "صدر" سے گھر نے کہا۔

"..... ہو گا۔ یہ نو..... شاید..... اس کی مال میں تھی..... صدر جلدی....."

تھا۔ اس کی کاری، اس کی لگی سے لگی تھی..... اس کے پیچھے یا ہے۔"

مارٹن کے..... ہاتھتے قبوہ میں تھے۔ اس لیے..... جلدی میں سے ہی ہاتھتے سے چلی۔

اس کے پیچھے ہی میں سے ہی لگی۔ یہاں سے نظر آ رہی تھی..... اس کے..... ہاتھتے سے چلی۔

"یہاں کاری کے پیچھے چھپا ہے۔" مارٹن نے اراہر سے کہا۔ "گستاخ۔"

"اس کے....." مارٹن نے پناہ پناہ کہا۔

"کیا تم نے اس کی آواز پہچانی ہے؟" صدر نے پناہ۔

"اب یہاں..... اس وقت وہی معلوم ہو گا کہ وہی ہل رہا ہے۔"

"مگر اس نے کہا تھا....."

"جی کی کسی طرح مونا کتا عمارت میں تھا چھوڑو اور باہر سے گھر آئی۔ یہ تھیلہ میں تھی کہ میں ہانگو گئے..... میںوں کا ماموں..... اس سے میںوں کہ ہم لوگ اپنی جائیداد..... میںوں ہاں سے..... یہاں سے....."

چار بے بیوں کا جواں چاہے کرے۔ لیکن اس نے جواہری بھی تجویز پیش کر دی تھی۔"

صنوبر بھٹی میں پرٹکیا۔ سیاہ کارب بھی ان کی نظروں ہی میں تھی۔ مارٹھا کے پیوں نے متعلقہ باغوں کی طرف سے
مواہینا کا تعاقب کر رہا تھا۔

مواہینا سے ایک دوسری مکرر میٹھی رحمت کو اور نہیں ملی۔ اسے تین تھاکہ وہ باغوں کے درمیان کے پھٹنے سے
پیسے ہی کی عمارت سے مل آئی تھی۔

ڈار پور۔ "اچھے پہلو"۔ اس نے کہا۔

"اٹھ بہت پہلو"۔ ڈار پور۔ "اس"۔ اس نے رجانے کے بعد ہی میں آپ کے مری کے
وہاں ہی چل چکا تھا۔

مواہینا نے اس کی وہ بہت مصدقہ تھی۔ مارٹھا کے پیوں نے اس کی اس سے مراد نے لکھی تھی۔

تھوڑی سی۔ بعد کارب سنسائی کی۔ پتا لگی۔ اور اس کی فٹارنا سی تھی۔ وہ یادداشت مدد کی صورت پر

تھی۔ بھی ہوئی تھی کہ اس نے جب بھی پیچھے۔ میٹھی رحمت کو اس میں۔ یہ مراد ہے کہ اس سے اس
تعاقب کا مدد رہا۔ مارٹھا کے پیوں نے اس کی مارٹھا کی یادداشت بھی لکھی ہوئی تھی۔

"اس"۔ لیکن وہ کہہ۔ اس نے ایک حد نہیں مارا۔ اس سے کہا کہ "اس" نے اس کے بے حیثی کی
جیسے اس نے لکھی۔

نیلکی سے لڑکر وہ کہہ کہ وہ میں جانب نشیب میں لڑی۔ مارٹھا کے پیوں نے اس کے پیش نظر میں نہیں
میں چھوٹی ہوئی عمارت کے آگے نظر کر رہے تھے۔ وہ ایک جانب بہت سی چلی۔

پھر ایک چھوٹی سی عمارت کے قریب رہی۔ جس کی ایک کمرہ میں مارٹھا کی نظر آ رہی تھی۔ یہ مارٹھا کی

اس نے اس سے پرستش کی۔ کچھ ایسا عمارت سے اس کے چلنے کی آواز سن کر اس نے اس کے پاس ہی
قدم رک گئے۔

پسے ایک تھوڑا سا کام میں ایک آٹنی لاش ملی تھی۔ یاد رہا۔ لینے کے لیے ڈنگو سے پاس میں پکڑی تھی۔ میں سے جا تلوں۔ وہ آٹنی ایک ہاتھ دبا لیا تھا۔ ڈنگو نے ہی اسے قتل کیا تھا۔ یا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں ڈنگو؟

ڈنگو کچھ نہ بولا۔ مرنے لگا۔ "دوسرے اینٹوں میں شاید یہ اہم ترین آٹنی ہے۔" پھر وہ ناخوش ہو کر وہاں سے ہٹ گیا۔

"مونیٹوں کو گھور رہی تھی۔ کچھ دن بعد اس نے اس سے پوچھا۔ "یہ ہانڈ تھوڑی کھپکھپاتی ہے۔"

"وہ ہانڈ تھوڑی تھیں مرنے والی تھیں۔ وہ بھی اس کا ۱۰۰ سالہ چاچا تھا۔ میں مار گیا۔ وہ میں نے چھویر یا ٹیچر ہو گیا ہے۔"

"میں پتھر ہی ہوں سے ہانڈ تھوڑی تھیں۔"

"ایک نیوکلےس کے قبضے سے۔ وہ پانی نے اسے قتل کے حاصل سے قتل کیا۔ یہ سب ہانڈ پر ہے۔"

قبضے میں نہ رہے۔ تھے۔ ڈنگو نے پانی سے اس ہانڈ سے ۱۰۰ سالہ چاچا۔ میں وہ تو ہی پانی پانی مارتا تھا۔

تھے۔ گوشت لہو میں تھا کہ جیسے ہی ہانڈ اس کے ماتے آتے تھے وہ پانی پانی دھو لیا۔ وہ پانی نے

کچھ ہانڈ کے شے۔ ایک ہی رقم انڈر لینے والی تھیں۔ ڈنگو نے وہی یا جو اس نے سچی

تھا ہو پانی مار گیا۔ ڈنگو کے ہاتھ پر وہاں ہانڈ تھے۔ مجھے معلوم تھا کہ سلی ہانڈ تھوڑی تھیں۔ میں

نے سچی کہ سب میں ہی مناسبت متوقع پاس سے نامہ دیا۔ میں نے ڈنگو کو کشتہ تھا کہ میں سلی ہانڈ تھوڑی تھیں۔

رہتا ہوں۔ میں نے مجھ پر شک نہیں کیا۔ اب اس نے وہی پانی پانی پانی۔ میرے ساتھ وہ وہی ہیں

جانتا تھا کہ ڈنگو ہی ہو چکا تھا کہ "اس نے ایک ہی رقم۔" میرے ہاتھ پر وہ وہی ہانڈ تھوڑی تھیں۔

مونیٹ پر ہانڈ تھے۔ وہ اس سے کتنا رما کہ دماغی نے وہ پانی کو قتل کر لیا ہے۔ یہ کہ شاید اس کے پاس دونا

کے متعلق کچھ ہانڈ تھے۔ سب حال ڈنگو نے اسے بتایا کہ وہ ایک ہانڈ ایک دن ہو چکی کے قاتل سے

ضرور انتقام لے گا۔ تھوڑی دیر بعد دونا سے یہ بھی کتنا رما کہ اسے شے۔ یہ کہ کوئی کہ اس ہانڈ تھوڑی تھیں۔

جانتا ہے کہ وہ کہاں ہوں گے۔ مقصد یہ تھا کہ مونیٹا مجھ سے ان کاغذات کا مطالبہ کرے۔ دوسری طرف میں یہ بھی سوچتا تھا کہ ڈنگو مجھے ہو پی کے قتل کے سلسلے میں رازداری کی بہت بڑی رقم ادا کر رہا ہے لہذا میں ہو پی کی بیٹی کو اس کے اصل قاتل کے بارے میں کچھ نہ بتاؤں۔ بس میں مونیٹا کو اتار رہا اور اسے یقین ہو گیا کہ میرے پاس اس قسم کے کاغذات نہیں ہیں۔ ڈنگو کو محض شبہ تھا لیکن پھر اچانک ڈنگو نے مجھ پر تشدد شروع کر دیا۔

عمران اس دوران میں کاغذات کا جائزہ بھی لیتا رہا تھا اور ٹونی طرف بھی کسی حد تک توجہ رہی تھی۔ اس نے کاغذات کو دوبارہ چرمی بیگ میں رکھتے ہوئے ٹونی سے کہا۔ "لیکن یاد کرو، کیا کبھی تم نے کسی سے ان کاغذات کا تذکرہ کیا تھا؟"

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے تو یاد نہیں۔"

عمران نے جوزف کو آواز دی اور معمولی سی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا لیکن ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ بہت زیادہ پیٹیا ہوا ہو۔ قدم دھکتا کھٹکتا تھا اور پر روتے کہیں تھے۔

"ایڈگر۔۔۔" ٹونی بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "اوہ۔۔۔ کیا اس نے تمہیں بتایا تھا؟"

عمران کچھ نہ بولا۔ صفر اس آدمی کو گھور رہا تھا۔ "اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس کو پہلے بھی دیکھ چکا ہو۔"

"اوہ۔۔۔" وہ ایک بیک چوٹ پر اسے یہ تو ہی آدمی تھا۔ اسے یاد آ گیا۔ وہی آدمی جسے اس نے ڈنگو کے قمار خانے میں اس بنا پر پیٹتے دیکھا تھا کہ اس نے جوئے میں کسی قسم کی بے نیائی پر احتجاج کیا تھا اور ڈنگو نے اس کی میزالت دی تھی۔ میں نے اسے کبھی کچھ نہیں بتایا تھا۔ ٹونی بولا۔

"ایک بار ٹیٹے میں تم اس کے سامنے کچھ نہ کچھ ضرور اگلی پھٹے تھے۔" عمران نے بائیں آنکھ دبا لی۔

"مگر آپ کو کیسے معلوم ہوا تھا؟" صفر نے پوچھا۔

عمران نے جوزف کو واپس جانے کا اشارہ کیا اور مونیٹا سے بولا۔ "ٹونی نے ایک بار اسے نشے کی جھونک میں بتایا تھا کہ وہ جب چاہے ڈنگو کو خاک میں ملا سکتا ہے۔"

وہ چاہے تو مونیکا ہی ڈنگو کے سینے میں خنجر اتار دے گی۔ اس کے پاس ایسے کاغذات ہیں، جو مونیکا کے باپ کے قاتل پر روشنی ڈال سکیں گے۔ جب ڈنگو نے ایڈگر کو قمار خانے میں مارا تھا اور اس کی توہین کی تھی تب دوسرے دن ایڈگر نے مجھ سے بھی یہی جملے دہرائے تھے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ جب چاہے ڈنگو کو خاک میں ملوا سکتا ہے۔ لونی اس کا دوست تم ہی سے اس کی گردن کٹوا دے گا۔ اس کے پاس کچھ ایسے ہی کاغذات ہیں جنہیں دیکھ کر تم بھر جاؤ۔ ویسے بھتیخو و رسائل۔ یہی بات پایہ ثبوت کو پہنچانی تھی کہ ڈنگو یونا کا دشمن نہیں ایجنٹ ہی ہے۔ ہالی پر میری نظر تھی اور وہ یہاں ڈنگو کے علاوہ اور کسی سے نہیں ملا تھا اور اس کے بعد صرف ڈنگو ہی کے آدمی اس کا تعاقب کرتے رہے تھے پھر وہ مار ڈالا گیا؟ بس تو ایڈگر اس رات کے دوسرے ہی دن اتفاق سے ایک جاگڑ گیا۔ اس وقت یہ بھی نقشے ہی میں تھا۔ میں نے رات کا تم کو چھیڑ دیا۔ نقشے کی حالت میں غصہ آ جا مانی وہ ایسا بات ہوتی ہے۔ اس نے سب کچھ اگل دیا۔ اس کے بعد ہی میں نے فون پر نظر بچا ڈنگو سے چھیڑ چھاڑ کی تھی جس کے نتیجے پر آج وہ سامنے پڑا ہے۔ فون کال کے بعد یہ پکارا وہ کھلا گیا تھا اس کی وائٹ میں تو لونی کے علاوہ اور کوئی اس رات اسے جانتی ہی نہیں تھا لیکن جب کسی دوسرے سے اس نے ہونی کے قتل کا راز سنا تو سوچا کہ ممکن ہے یہ معلوم آدمی کاغذات کے متعلق بھی جانتا ہو۔ لہذا جلد از جلد اس کا تعقیب ہو ہی جانا چاہئے۔ اس لیے اس نے لونی اور تمہیں گھیرا۔ لونی نکل گیا۔ لیکن میں نے اندازہ لگایا کہ تم وہ جگہ جانتی ہو جہاں لونی گیا ہو گا۔ لہذا میں نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کر دی کہ وہ تمہیں اس عمارت میں تنہا چھوڑ دیں۔ مجھے یقین تھا کہ اس قسم کا کوئی موقع ہاتھ آتے ہی تم میری طرح لونی کی طرف جاؤ گی۔

دوسری طرف میں نے ڈنگو ہی کے ایک آدمی کی طرف سے اسے فون پر اطلاع دی کہ تم اس عمارت میں ہو اور غالباً تمہارا ارادہ ہے کہ لونی کی تلاش میں جاؤ۔ ڈنگو تنہا نکل پڑا۔ چونکہ کاغذات کا معاملہ تھا اس لیے اس نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنے آدمیوں میں سے بھی کسی کو ساتھ لے جائے۔ میں دراصل تم تینوں کو ایک بار پھر کجا کرنا چاہتا تھا۔ مقصد صرف اتنا تھا ہی تھا کہ ڈنگو کے چہرے سے نقاب ہٹائی جائے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ کاغذات میرے لیے بھی اتنی ہی اہم ہوں گے جتنے ڈنگو کے لیے ہو سکتے ہیں۔

"میں نہیں سمجھی؟" مونیکا نے سر ہلا کر کہا۔

"میں بھی تو بونا ہی کی تلاش میں ہوں۔ اور یہ کاغذات اس کے اصلی ہیڈ کوارٹر کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔"

"کیا تم پہلے بھی کبھی بونا کو دیکھ چکے ہو؟"

"نہ دیکھ چکا ہوتا تو تصویر کی شناخت کیسے کر سکتا۔"

"مگر تمہیں اس کی تلاش کیوں ہے؟"

"پرانی دشمنی۔ لہذا یہ ہے۔ جسے میں دہرائیں چاہتا۔"

"یہ جھوٹا ہے۔۔۔ یہ بھی بڑا لسی کرنا ہے۔" ٹونی حلق چھاڑ کر دباڑا۔

"خاموش رہو۔" موزیکا آنکھیں نکال کر بولی۔ "ورن میں تمہیں کتے کی موت مار ڈالوں گی۔"

"تمہاری تباہی دور نہیں ہے۔" ڈنگو بھرتی ہوئی آواز میں بولا۔

"لیکن تم میری تباہی دیکھنے کے لیے زندہ رہ رہو گے۔" موزیکا نے کہا پھر عمرن کی طرف دیکھ کر بولی۔ "تم نے کیا فیصلہ کیا۔ میں اسے زندہ چھوڑ دیں گی۔"

"میرا فیصلہ یہ ہے کہ تم ان کاغذات کے عوض لے جا سکتی ہو، مگر کاغذات چاہو گی تو وہی مل جائیں گے لیکن ڈنگو مل سکے گا۔"

"یہ روایت کی ضرورت نہیں۔ میں ٹونی اور ڈنگو دونوں کو لے جاؤں گی۔"

"مگر کرو گی کیا ان کا؟" صفدر نے پوچھا۔

"تمہیں ان فضول باتوں سے کیا سروکار؟" عمرن نے آنکھیں نکالیں۔ "اپنے کام سے کام رکھو۔ ہمیں ان کے کسی معاملات سے کوئی دلچسپی نہ ہونی چاہئے۔ میں تو یہ سمجھ کر ان دونوں کو اس کے سپرد کر رہا ہوں کہ یہ انہیں کسی یتیم خانے میں داخل کر دے گی۔ اور میں زندگی بھر یہی سمجھتا ہوں گا۔"

موزیکا چند لمحے کچھ سوچتی رہی پھر اٹھتی ہوئی عمرن سے بولی۔ "ڈر! دھر آؤ۔"

وہ عمرن کو دوسرے کمرے میں لائی اور چند لمحے کچھ سوچتے رہنے کے بعد بولی۔ "کیا تم ان کاغذات کی مدد سے بونا کی تلاش میں نکلو گے؟"

"یقینی بات ہے۔"

"میری نظروں کے بعض حصوں پر پڑی تھی۔ وہ ان جزائر کی کہانی سناتے ہیں جنہیں مام طور پر ظلمات کے مام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آج تک کوئی بھی ان جنگوں میں نہیں داخل ہوا۔"

"میں نے بھی یہی سنا ہے۔"

"وہ تعداد میں چند رہیں۔ اور سب کے سب وہ ان میرادعویٰ ہے کہ کوئی بھی تمہیں وہاں تک نہ لے جائے گا۔"

"آخر تم کہنا کیا چاہتی ہو؟"

"میری مدد کے بغیر تم وہاں تک نہیں پہنچ سکو گے۔"

"تو مدد کرو۔ میں نے کب منع کیا ہے؟"

"میں ساتھ چلوں گی؟"

"ارے باپ رے۔" عمران اردو میں بڑبڑایا۔

"کیا۔۔۔ میں نہیں سمجھی؟" www.oneurdu.com

"م۔۔۔۔۔ مطلب یہ کہ۔۔۔۔۔ شش طریک کے بغیر وہاں تک چلو۔" ڈکشن

"تم یہاں سے ایسے آدمی بھی مہیا نہ کر سکو گے جو تمہارے ساتھ جاسکیں۔"

"ٹھیک ہے۔" عمران نے طویل سانس لی۔

"وہ پھر وہیں آگئے جہاں سے اٹھ کر گئے تھے۔ مونا نیا ڈگوبہ نوئی کو یہاں سے لے جانے کی تیاری کرنے لگی۔"

***** تمام شد *****